

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

22

سلسل اشاعت کا
32 واس سال



تنظيم اسلامی کا بیان
خلافت راشدہ کا نظام

تنظیم اسلامی کا ترجمان

16 جون 2023ء تا 22 جون 1444ھ

انسانیت کے خلاف گھناؤ ناجرم

یہ حقیقت پوری طرح مکشف ہو گئی ہے کہ اسلام ہی قوی بشری کو ان تباہ کن خطرات سے نجات دل سکتا ہے جو نظر کو خیرہ کر دینے والی مادی تہذیب کی طور میں اس کی طرف کشاں کشاں بڑھ رہے ہیں اور اسلام ہی انسانیت کو ایک ایسا نظام زندگی عطا کر سکتا ہے جو اس کی نظرت اور حقیقی ضروریات کے مطابق ہو۔ اسلام ہی دو دین ہے جو زندگی کا ایک ایسا واقعی نظام قائم کر سکتا ہے جو مادی ترقی اور روحانی ترقی میں ایسی ہم آہنگی پیدا کر دے گا جس کی مثال ساری تاریخ انسانی میں سوائے نظام اسلامی کے کہیں نہیں مل سکتی۔

ذکورہ بالا مسلم خاقان کے بعد اس جرم کے گھناؤ نے پن سے بھی پرداز اٹھ جاتا ہے جس کا ارتکاب ساری انسانیت کے خلاف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ہر جگہ تحریک اسلامی کے علمبرداروں کو نقصان پہنچانے کے لیے کاری ضریب لگارے ہیں، جو اسلامی نظام کے آثار و نفعوں مٹانے اور انجمنات کی متنازعی نوع انسانی کی آنکھوں سے اسلام کو اچھل کر دینے اور کسی "نجات و بہدا" کے لیے سراپا انتشار انسانیت کو مختلف جلوسوں بہانوں اور مکروہ فریب کے بھکنڈوں کے ذریعے اسلام سے ڈور کر دینے کے لیے اپنی ساری قوتیں کو مجتنج کر رہے ہیں۔

یہ ساری انسانیت کے خلاف ایک نہایت گھناؤ ناجرم ہے۔ اس مظلوم انسانیت کے خلاف جو مغرب کی خلاف نظرت تہذیب اور مادو پرستانہ تمدن سے نکل آچکی ہے، بقول اکثر کیرل کے جو مادی فلسفہ کے غلبے کی زد میں ہے اور بقول مسٹر ایس کے جو آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی مادی تہذیب کی زنجیروں میں بجزی ہوئی کشاں کشاں تباہی و بر بادی کے گڑھے کی طرف بڑھ رہی ہے ایسی وہ ہر جو اس خوفناک تباہی و بر بادی کے گڑھے سے قریب تر ہوئی جا رہی ہے جس سے نجات کی راہ سوائے دین اسلام کے کہیں نہیں۔ مگر انسانیت کے دشمن زدے زمین پر ہر جگہ مختلف سازشوں اور جلوسوں بہانوں کے ذریعے اسلام سے بر پر کارہیں۔ (سید قطب شہید)

اس شمارے میں

فریضہ حج: حکم، شرائط اور فضائل

والدین کے حقوق اور جانی تہذیب

کنگر پارٹیوں کی تشکیل، تعمیر اور ان کی مشکلست و ریخت کی.....

Cordial relations among the nations of the world

اسلام میں امانت داری کی تلقین

ترانجینڈر ایکٹ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ



آیات: 04-06

سُمِّ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ النَّذْلِ

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَاهُمْ أَعْمَالُهُمْ فَهُمْ يَعْمَلُونَ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءٌ
الْعَذَابُ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝ وَإِنَّكَ لَتُلَقِّيُ الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلَيْهِمْ ۝

آیت: ۳: «إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَاهُمْ أَعْمَالَهُمْ» ”یقیناً، لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ہم نے ان کے لیے ان کے اعمال کو مزین کر دیا ہے۔“

ایے لوگوں کو اپنے غلط کام بھی اچھے لگتے ہیں اور اپنا بلکہ ہمیں مثلی نظر آتا ہے۔

«فَهُمْ يَعْمَلُونَ ۝» ”پس وہ بھکتے پھر رہے ہیں۔“

عمری کے مادہ میں بصارت ظاہری کے اندر ہے پن کا غیرہم ہے جبکہ عمدہ کے مادہ میں بصیرت باطنی کے اندر ہے پن کے معن پائے جاتے ہیں۔ ایے لوگوں کی بصارت تو چاہے درست ہو گر بصیرت ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ انسان کی اس کیفیت کو سورۃ الحج میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: «فَإِنَّهَا لَا تَعْمَلُ الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَلُ الْقُلُوبُ الْيَقِينُ فِي الصُّدُورِ ۝» ”توصل میں آنکھیں اندر ہی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندر ہے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔“

آیت: ۵: «أُولَئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءٌ الْعَذَابُ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝» ”یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے لیے بہت براعذاب ہے اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جو آخرت میں سب سے زیادہ خسارے والے ہوں گے۔“

آیت: ۶: «وَإِنَّكَ لَتُلَقِّيُ الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلَيْهِمْ ۝» ”اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) یقیناً آپ کو یہ قرآن دیا جا رہا ہے ایک حکیم اور علیم ہستی کی طرف سے۔“



معمولی باتوں کے بھاری متاج

درس
مدیث



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا
يُرْفَعُهُ اللَّهُ إِنَّمَا دَرَجَاتُ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخْطِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا يَنْهَا فِي جَهَنَّمَ))
(تَعْلِيَةُ جَنَاحِي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک آدمی (بعض اوقات) ایسی بات کرتا ہے، جس سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ (اوہ تکلم) اس بات کی شان کو نہیں جانتا۔ (یعنی معمولی سمجھتا ہے۔ پر) اللہ تعالیٰ اس بات کے سب اس کو برے مرتبے عطا کرتا ہے اور بے شک آدمی (بعض اوقات) ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ ناراں ہوتا ہے۔ (اوہ تکلم) اس بات کو کچھ اہمیت نہیں دیتا۔ (معمولی جانتا ہے۔ لیکن) اسی ایک بات پر دوزخ میں جاگرتا ہے۔“

نذر خلافت

خلافت کی بناد زندگی میں ہو پھر استوار
الگھیں سے ڈھونڈ کر اسلام دا قلب دیگر

تanzim-e-Islami کا ترجمان نظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد روم

32 جلد 16 ذوالقعدہ 1444ھ 12 جون 2023ء شمارہ 6

مدیر مستول حافظ عاکف سعید
مدیر ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون فرید اللہ مرتو

نگان طباعت: شیخ حسین الدین
پبلیشور: محمد عیاد احمد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی محرر حسین اسلامی

”دارالاسلام“ ملکان روڈ چوک لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78 مقام اشتراحت: 36-کے نماں ڈاؤن لاہور
E-Mail: markaz@tanzeem.org
35834000 فون: 03-35869501-03
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ ذریعہ تعاون

اندر وطن ملک..... 800 روپے
بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
افریقا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
درافت: منی آرڈر یا پے آرڈر
مکتبہ مرکزی اسلامی خدام القرآن کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول ہنسی کی جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا ضمنی نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری ہے

کنگر پارٹیوں کی تشکیل و تعمیر اور ان کی شکست و ریخت کی سبق نا آموز داستان

قیام پاکستان کے بعد پہلے چار (4) سال دنیوی اور دینی لحاظ سے اگر انتباہی شامدار اور مثالی نہ تھے تو ایسے بھی نہیں تھے سوا چار سال ایک وزیر اعظم کا حکومت کرنا سیاسی استحکام کی گواہی ہے اور معاشی لحاظ سے قرض سے بچ رہا اور سرپس بجٹ پیش کرنا غالباً ہر کرتا ہے کہ دینی جنم لینے والی یہ معیشت اپنے نفعے منھے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔ پاکستان اور بھارت اکٹھے آزاد ہوئے تھے۔ لیکن پاکستانی کرنی بھارتی کرنی کو پیچھے چھوڑ دی تھی۔ نظریاتی سطح پر بھی قدم پکھا گئے کی طرف بڑھے تھے قرار داد مقاصد منظور ہو پچھی تھی اور تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے (31) اکیس علماء اسلام کے نظام کے حوالے سے 22 نکات پر مشتمل متفقہ فارمولادے پکتے تھے۔ پھر 16 اکتوبر 1951ء کو یا قات علی خان کی شہادت کا سانحہ پیش آیا۔ کسی ظالم کی گولی نے سینہ تو وزیر اعظم یا قات علی خان کا چھٹلی کر دا لیکن پاکستان کا سیاسی استحکام بھی بڑی طرح مجرم ہو گیا۔ اگلے سات سال میں خواجہ ناظم الدین سے لے کر فیروز خان نوں تک چھوڑ زیر اعظم آئے اور گئے۔ یہاں تک کہ پہنچت نہرو نے یہ طعنہ دیا کہ میں اتنے کپڑے نہیں بدلتا جتنے پاکستان میں وزیر اعظم بدل جاتے ہیں۔ یہاں یہ ضاحت ضروری ہے کہ اپریل 1951ء تک ڈگلس گریسی نامی ایک اگر بیز پاکستان کا آرمی چیف تھا اور بعد ازاں ایوب خان آرمی چیف بن گیا اگرچہ اس تحریر کا یہ موضوع نہیں کہ پاکستان کیوں اور کیسے امریکہ کے کنٹرول بلکہ غلامی میں گیا لیکن صرف قارئین کی آگاہی کے لیے عرض کیے دیتے ہیں کہ جب برطانیہ کے پالتو ایک بیور و کریٹ ملک غلام محمد نے خواجہ ناظم الدین کو وزارت عظمی سے برطرف کیا تو امریکہ میں تعینات پاکستانی سینیٹر محمد علی بوگرہ کو واشنگٹن سے بلا کر راتوں رات وزیر اعظم بنا دیا گیا اور اس شخص نے پاکستان کو سینٹو اور سینٹو کارکن بنوایا گیا ہم سرکاری طور پر امریکہ سے بندھ گئے۔

جب پاکستان بنا تو اگرچہ کچھ دوسری سیاسی جماعتیں بھی تھیں لیکن اصل سیاسی جماعت مسلم لیگ ہی تھی۔ یہی پاکستان کی بانی جماعت تھی اور اسی جماعت کی حکومت تھی۔ 1947ء سے 1956ء تک پاکستان کی سر زمین آئین جسی مقدس شے سے محروم رہی اور پورے پاکستان میں عام انتخابات بھی نہ ہوئے کیونکہ پنجاب کا جا گیردا اور بیور و کریٹ یہ جانتا تھا کہ آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے اقتدار مشرقی پاکستان کو منتقل ہو جائے گا اور یہ آئین کسی صورت بھی قبول نہ تھا۔ شاید اسی بات کو بھانپتے ہوئے 1954ء کے صوبائی انتخابات جو بگال میں ہوئے تھے، بگالیوں نے مسلم لیگ کو بڑی طرح مسترد کر دیا اور جگتو فرنٹ کا میا ب ہو گیا۔ مغربی پاکستان میں اقتدار پر قابض اس مافیانے آبادی کے اس فرق کا حل یہ نکلا کہ مغربی پاکستان

کے چاروں صوبوں کو ختم کر کے وہ یونٹ قائم کر دیا گیا۔ لیکن اس انقلابی عمل سے پہلے مسلم لیگ کے بطن سے رہی پہلکن پارٹی نے جنم لیا۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ یعنی سیاسی جماعت راتوں رات وجود میں آگئی۔ مسلم لیگ کے لوگ قائد کی صورت میں اُس میں شامل ہو گئے۔ یہ پہلی سیاسی جماعت تھی جس کی تشكیل و تعمیر سول ملٹری بیورڈ کریسی نے مل کر کی۔ لیکن فیروز خان کی وزارت عظمیٰ کے ختم ہوتے ہی جرجر کے ہاتھوں تشكیل پانے والی یہ جماعت شکست و ریخت کا شکار ہوئی بلکہ یوں چکنا چور ہوئی کہ تاریخ میں کہیں اس کامل بھی دستیاب نہیں۔ بہر حال اب پورا پاکستان دو یونیٹس پر مشتمل تھا: مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔ مسئلہ آبادی کا نہ رہا بلکہ یونیٹس کا بن گیا وہ نوں یونیٹ کے ایک جیسے حقوق ہوں گے، مساوی نشیں ہوں گی لہذا آئین جو اسی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے انکا ہوا تھا۔ مساوات قائم ہوئی اور فوری طور پر 1956ء میں آئین بن گیا۔ لیکن آئین بھی سیاسی استحکام نہ دے سکا۔ چودھری محمد علی نے آئین دیا۔ آن کی حکومت ختم کی گئی۔ آن کے بعد حسین شہید سہروردی، آئی آئی چندر گیر اور فیروز خان نوں وزیر اعظم بنے۔ یہ ایوب خان کے مارشل سے پہلے آخری وزیر اعظم تھے۔

پچھے عرصہ جریلوں کے کندھوں پر سوار رہنے کے بعد ایوب خان کو اپنی حکومت قائم رکھنے اور مسلح کرنے کے لیے سیاست دانوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مصنوعی سیاسی جماعتوں کی تشكیل اور تعمیر کا سلسہ پھر شروع ہوا۔ مسلم لیگ کیونکہ پاکستان کی بانی جماعت تھی لہذا اُس پر فوجی ہاتھ پڑا اور ایوب خان کی حمایت کرنے والے سیاست دانوں کو جمع کر کے ایک کونشن منعقد کیا گیا۔ مسلم لیگ کا نام کونشن مسلم لیگ ہو گیا۔ گویا پرانی مسلم لیگ نے کونشن مسلم لیگ کے نام سے ایک نئی جماعت کو جنم دیا۔ یہ سب کچھ ایک فوجی جریل کے اقتدار کو سولیں اور قانونی ایسا اوزٹھانے کے لیے کیا گیا۔ ایک وقت جب ایوب خان کو ڈیڑھی کہنے والے ذوالفقار علی بھٹوانس حکومتی جماعت کے جزل سیکرٹری بنے۔ انہوں نے ایک دلچسپ تجویز دی کہ ہر ضلع کا کونشن مسلم لیگ کا صدر ہو گا اور شہر کا S.P. سیکرٹری جزل ہو گا۔ بنیادی جمہوریتوں کا تجربہ کر کے طویل عرصہ تک پاکستان پر حکومت کرنے کا پلان تھا۔ لیکن 1969ء میں ایک عوامی تحریک نے زمین پر کھڑے کیے جانے والے اس بے بنیادہ حانچے کو تھس نہیں کر دیا۔ حکومت نہ رہی اور زبردستی کی بنائی گئی کونشن مسلم لیگ بھی غتر بود ہو گئی۔ غیاء الحق نے ایم کیو ایم اور سپاہ صحابہ بنائیں۔ ایک وقت دونوں نے بہت زور اور طاقت دکھانی اگرچہ انہیں

والدین کے حقوق اور رحمائی تہذیب

(سورۃ الاحقاف کی آیت 15 کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷺ کے 26 مئی 2023ء کے خطابِ جمعہ کی تفہیص

کیا تو چار طالبے نے کہا کہ سربراںوں کے بعد یاد آیا کہ اخوان وحی کی تعلیم کے بغیر ہے۔ بدقتی سے اس بے خدا تہذیب کے اثرات ہمارے معاشرے میں بھی آچکے ہیں۔ اب تو لوگ بھتے ہیں کہ وہاں سے جو فرمان آئے گا وہی مستند اور موزوں ہے۔ پھر ایک سرمایہ دار کاماغ ہوتا ہے وہ تو اپنی پروڈکٹ کو بیچنے کے لیے نئے نئے راستے تلاش کرتا ہے۔ لہذا ہر ماہ اپنی پروڈکٹس بیچنے کے لیے کوئی نہ کوئی دن منایا جائے گا۔ ویلنگٹن ڈے، بیلو وین ڈے وغیرہ کیسے کیسے دن آج منائے جارہے ہیں اور ان میں کیا کیا شیطانی کروار پانے جاتے ہیں۔ الامان و الحفیظ۔ 15 سال پر اتنا انگریزی کا ایک بڑا لینڈنگ نیوز پہنچے ہے اس میں کوارٹر بیج پر ایک اشتہار فادرز ڈے کے نام پر شائع ہوا جس کے الفاظ تھے:

مرتب: ابوابراهیم

”آپ ایک آرڈر ریلیس کریں ایک بڑا سامگ، ایک نائی اور دو کلفنگ۔ فلاں مشہور کوئیر کپن آپ کے والد کو آپ کی طرف سے پہنچا دیں۔“

یہ سب کیوں؟ کیا میں اپنے ابا کو خود کوئی مخفی پیش نہیں کر سکتا؟ مجھے کیا ایسی ضرورت پیش آگئی کہ میں تمہیں آرڈر دے کر اپنے والد کو اپنے گھر کے اندر کوئیر کے ذریعے تھنڈا کر دوں؟ بہر حال یہ سرمایہ دار اندماں ہے جو اس طرح کے جنکنڈے استعمال کر کے لوگوں میں اپنی پروڈکٹ کو پہنچانا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے تیجے میں تہذیب کا گزشتہ دونوں مسجد حرام کے شیخ شریم صاحب کا عربی خطبہ ترجمہ کے ساتھ سننے کو دستیاب ہوا۔ اس میں انہوں نے اسی آیت کو بیان کیا تھا، تھیں لگا کہ وہ خود بھی روبرہ ہیں اور تم میں موجود تمام لوگ بھی افسرہ ہیں۔

آج دجالی تہذیب کا دنیا پر غلبہ ہے اور سال میں ایک بار والدین کا دن منایا جاتا ہے۔ 14 مئی کو سارے دنیا میں مدرسے منایا گیا۔ 18 جون کو قادرز ڈے منایا جائے گا۔ والدین سے محبت کا یقینہ تصور دجالی تہذیب کا دیا ہوا ہے جس

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد ادا قرآن حکیم میں سورۃ الاحقاف کی آیت 15 میں والدین کے حوالے سے کام آیا ہے۔ والدین کے بیان کے حوالے سے بہت جامع آیت ہے جس میں خصوصاً والدہ کی ان مشکتوں کا ذکر ہے جو وہ پیچے کو جمل میں اٹھائے رکھنے، ہنگم دینے اور دو برس تک دودھ پلانے کے دورانِ احتیاطی ہے۔ اس کے علاوہ انسان کی چالیس برس کی عمر کو پہنچنے کے بعد عماں کا ذکر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا إِلَّا نَسَانَ يُوَالِدَتِيهِ إِحْسَنًا﴾ (آیت: 15) ”اور ہم نے تاکید کی انسان کو اس کے والدین کے بارے میں حسن سلوک کی۔“

اس سے پہلی دو آیات میں ایمان پر استقامت کا بیان ہے۔ اللہ پر ایمان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ بندہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اختیار کرے، اپنے لیے بھی دعا کیں مانگے، اپنی اولاد اور اپنے والدین کے لیے بھی خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ خود بھی والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنے اور اپنی اولاد کو بھی صدقہ جاریہ بنانے کی کوشش کرے، اسلام پر قائم رہے۔ یہ سب ایمان کے تقاضے ہیں۔

گزشتہ دونوں مسجد حرام کے شیخ شریم صاحب کا عربی خطبہ ترجمہ کے ساتھ سننے کو دستیاب ہوا۔ اس میں انہوں نے اسی آیت کو بیان کیا تھا، تھیں لگا کہ وہ خود بھی روبرہ ہیں اور تم میں موجود تمام لوگ بھی افسرہ ہیں۔

آج دجالی تہذیب کا دنیا پر غلبہ ہے اور سال میں ایک بار والدین کا دن منایا جاتا ہے۔ 14 مئی کو سارے دنیا میں مدرسے منایا گیا۔ 18 جون کو قادرز ڈے منایا جائے گا۔ والدین سے محبت کا یقینہ تصور دجالی تہذیب کا دیا ہوا ہے جس

اور ایک طبقہ LGBT کو پرہوت کر رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جارے گھر اور خاندانی نظام تباہ اور برپا ہو رہے ہیں۔ آج اسی مغربی تہذیب کی وجہ سے اہل مغرب خود کشیاں کر رہے ہیں، ان کے داتا اس تباہی پر رورہے ہیں۔ اسی طرح کل ہم بھی جیخیں گے، چنانچہ گئے لینکن وقت کی ذور پا تھے سے کلچی ہو گئے تو یوں نہ آج ہی صراط مستقیم پر آ جائیں جس کی طرف اللہ کی کتاب رہنمائی دے رہی ہے فرمایا: «وَوَضَّيْنَا إِلَّا إِنَّمَا يَوْمَ الْدِينُ أَحْسَنُّا» (اور ہم نے تاکید کی انسان کو اس کے والدین کے بارے میں صحن سلوک کی)۔ (آیت: 15)

بہر حال اس آیت میں اللہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دے رہا ہے۔ آگے فرمایا: «عَمَّلْتُهُ أَمْمَةٌ كُنْهَا وَوَضَّعْتُهُ كُنْهَا» (الاحقاف: 15) اس کی ماں نے اسے اٹھائے رکھا (پیٹ میں) نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا اسے رسول ﷺ! میرے صحن سلوک کا سب سے بڑھ کر حق کون ہے؟ تکلیف جھیل کر اور اسے جنا تکلیف کے ساتھ۔

ایک مرداں کا اندازہ نہیں کر سکتا کہ ایک ماں اولاد کی وجہ سے کتنی تکالیف سے گزرتی ہے لیکن وہ ساری تکلیف اولاد کی محبت میں برواشت کرتی رہتی ہے۔ ماں کے دل میں اولاد کی محبت اور والد کے دل میں اولاد کی شفقت دلتے والا اللہ ہی ہے۔ اللہ الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے احسان دلارہا ہے۔ آگے فرمایا: «وَخَمَلْتُهُ وَفَضَّلْتُهُ لِلثُّنُونِ شَهْرًا» (الاحقاف: 15)

پریس ریلیز 2 جون 2023ء

مہنگائی کے بوجھ تسلی سکتی عوام کو بحث میں ریلیف دیا جائے

شجاع الدین شیخ

مہنگائی کے بوجھ تسلی سکتی عوام کو بحث میں ریلیف دیا جائے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب بعد کے دوران کی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی فلاج و بیبود اور بنیادی ضروریات زندگی یعنی غذا، رہائش، سخت اور تعلیم تک ہر شہری کی آسان رسائی کو تیقین بناتا ایک ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی غیر انش مندانہ معافی پالیسیوں کی وجہ سے ملکی معیشت آج تباہی کے دہانے پر ہے۔ کمر توڑ مہنگائی نے غریب ہی نہیں متوسط طبقہ کا بھی جینا حرام کر دیا ہے۔ ذرا لٹکی تاریخ کی بلند ترین سلیٹ پر ہے۔ قرضوں میں بے تحاش اضافہ ہو چکا ہے۔ بجلی، ہلکی، گیس وغیرہ کی قیمتیں عام آدمی کی پیش سے باہر ہو چکی ہیں۔ خام مال مہنگا ہونے سے صعیت بند ہو رہی ہیں۔ گویا عوام کا پہنچا جام ہو چکا ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسا بحث پیش کیا جائے جس سے عوام کو فوری ریلیف مل سکے۔ بالاواط نیکوں کو کم کیا جائے اور بادا ملٹ مخصوصات کو بڑھایا جائے۔ پھر یہ کہ ملکی و بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں۔ مقامی صنعتوں کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے خصوصی مراعات دی جائیں اور برآمدات کو بڑھایا جائے۔ غیر ترقیاتی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کٹوٹی کر کے بچت کو عام آدمی کے ریلیف کے لیے استعمال میں لا جائے۔ سودی معیشت کے خاتمے کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر فوری اور عملی درآمد کیا جائے۔ کرپشن کے ناسور کی بیخ کنی کے لیے عملی اقدامات اٹھائے جائیں اور وہ دولت جو پاکستان سے لوٹ کر باہر لے جائی گئی اسے واپس لا کر عوام کو ریلیف دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اور اک ہوتا چاہیے کہ ایک متوازن بحث پیش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آئی ایم ایف کے پنگل سے نجات حاصل کی جائے۔ لہذا آئی ایم ایف کے پروگرام کو خیر آباد کر کی نئے پروگرام کا حصہ بنانا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کو معافی غلامی اور عالمی مالیاتی استمار کی جگہ بندیوں سے نجات دلانا ناگزیر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کی معیشت کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کر کے خود کفالت کا بھاف حاصل کیا جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شبکہ تشریف انشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

لیکن اکثر بندے اللہ کی نعمتوں کا اعتراف نہیں کرتے اور اللہ کی ناٹکری کرتے ہیں۔ اللہ خود کہتا ہے:

«وَقَيْنَلْ مَنْ عَبَادِي الشَّكُورُ» (سما) اور (واعتمد یہ ہے کہ) میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں۔

یعنی اکثر لوگ احسان فرمادیں ہوتے ہیں، اسی طرح اکثر مرتقبہ اولاد والدین کے ساتھ ناجاری سے پیش آتی ہے۔ ان کے احسانات کا اعتراف نہیں کرتی۔ مال مفت دل

اولاد کا بھی حق ہے لیکن ماں باپ کا حق سب سے اور ہے

اور اگر ایک خاتون شادی شدہ ہے تو سب سے بڑھ کر اس کے شوہر کا حق ہے جس سلوک کے لحاظ سے ماں پہلے ہے لیکن اطاعت کے لحاظ سے باپ پہلے ہے۔ مرد کو گھر کا سربراہ بنا لیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَتَرِجُّ الْجَاهُلَ قَوْمًا عَلَى النِّسَاءِ﴾ (النساء: 34)
”مرد عورتوں پر حاکم ہیں“

گھر کا نظام چلانا ہے تو باپ کی اطاعت ضروری ہے اس لیے اطاعت کے لحاظ سے باپ کا درجہ بلند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں: جنت تتماری ماں کے قدموں میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رضاوی کی رضائیں ہے، اللہ کی تاریخی کی تاریخی میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تباہ و بریاد ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے ماں باپ (ایک یادوں) بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت نہ کما سکے۔ یہ حضور ﷺ کی اپنی حدیث بھی ہے اور اس کا وہ ورثہ نبی احادیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے منیر کی سریعی ہی پر ایک ایک قدم رکھا تو آمین کہا پھر بتایا کہ جبراہیل امین نافرانوں کو بدعا بھیں دے رہے تھے، ان میں یہ بدعا بھی تھی کہ تباہ و بریاد ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے ماں باپ (ایک یادوں) بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت نہ کما سکے۔ اس پر میں نے آمین کہا۔ اب ذرا سوچے!

فرشتوں کے سردار کی بدعا بھی تھی کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ماں باپ کو دیکھو تو مقبول حج کا وثاب ملے گا۔ صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ نے میں سو مرتبہ دیکھوں تب بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سو مرتبہ دیکھے میرے رب کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ ہمارے سب سے بڑے پیر اور مرشد ہمارے ماں باپ ہیں۔ ان کی دعا انسان کی زندگی بدلتی ہے اور بدعا جنم تک پہنچا سکتی ہے۔ لیکن آج دجالی تبدیل ہے ان کو والہ باؤں میں پہنچا دیا۔ حالانکہ ساری زندگی اگر ان کی خدمت کی جائے تو پھر بھی حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تجھی تو سورہ حق اسرائیل میں آیا کہ ان کو اف بھی نہ کہنا۔ جسم کی اور حرام سے بات کرنا، اور اپنے کندھے کو عاجزی سے جھکا کر رکھنا اور اس کے بعد بھی اللہ سے دعا کرنا:

﴿رَبَّ ازْجَهْمَهَا كَمَارَتِينِي صَغِيرًا﴾ (آل اسرائیل)
شکر کریں ہم لوگ مسلمان ہیں اور ہمارے ماں باپ مسلمان ہیں۔ ان تو مسلم افراد سے پوچھئے جن کے والدین کفر کی حالت میں فوت ہو گئے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے لیے دعا بھی نہیں کر سکتے۔ اگر چلے گئے تو ان کے لیے استغفار کریں۔ مسند احمد میں ہے کہ ماں باپ کو بتایا جاتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے استغفار کیا اس لیے تیرا درجہ بلند کیا جا رہا ہے۔ نیک اولاد ماں باپ کے لیے صدقہ جاری ہے۔ ہم خود نیک نہیں ماں باپ کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ احادیث میں یہ بھی ہے کہ اگر ماں کا انتقال ہو گیا، خالہ ہے تو اس کی خدمت کرو۔ باپ کا انتقال ہو گیا تو چچا کی خدمت کرو۔ اگر خالہ نہیں ہے تو ماں کی کچھ سیلیاں ہوں گی ان کی خدمت کرو۔ باپ کے کوئی دوست ہوں گے ان کی خدمت کرو۔ ایک حدیث میں ہے کہ باپ نہیں ہے تو بڑے بھائی کی خدمت کرو۔ مسلمان توجہ چاہے۔ نبی کی کمائی کر سکتا ہے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آگے فرمایا:

﴿حَتَّى إِذَا أَكَلَ أَشَدَّهُ وَلَمَّا أَتَيْنَاهُنَّ سَنَةً لَاقَاهُنَّ رَبَّ أُوزِعْنَى أَنَّ أَشْكُرْ يَعْمَلَتَكَ اللَّهُ أَنْعَمْتَ عَلَى كُوْنِ وَعَلَى وَالْدَّى﴾ (یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری فرمائے) (الاحقاف: 15)

اللہ کی توفیق کے بغیر اس کی عبادات اور شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ دنیا بہت سی باتوں کو اچھا سمجھتی ہے۔ آج تو لوگ کھلواز، کھریس اور بلے گل کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں کہ اس سے لوگ entertain ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کو سکون چالیس برس کی عمر زندگی اور شعوری اعتبار سے پہنچنی کی عمر ہوتی ہے۔ اکثر انبیاء عليهم السلام کو بھی چالیس برس میں ہی اظہار نبوت کا معاملہ ہوا۔ بعض دوسرے دین جو غیر مسلموں میں دعوت دین کا کام کرتے ہیں ان کے تحریکات اور مشاہدات کا حاصل یہ ہے کہ چالیس برس کی عمر تک پہنچنے پہنچنے انسان کوئی تو پہنچنے کا موقع مل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کچھ مشاہدات کروادیتا ہے۔ اللہ کی نعمتوں کا احسان بھی ہونے لگتا ہے تب اس کے اندر شکرگزاری کا احسان بھی پیدا ہوتا ہے۔ شکرگناہ سے پہنچا بھی ہے، نعمتوں کا اعزاز فرمی شکر ہے، اپنے عمل اور کردار کو اللہ کی اطاعت میں لانا بھی شکر ہے۔ ہم کچھ بھی ہیں تباہ کر کے اتعاب سے پہنچا بھی شکر ہے۔ ہم کچھ بھی ہیں تباہ کر کے اتعاب سے ماں باپ کی وجہ سے ہیں۔ کبھی کاچھ پیدا ہوتا ہے چند

گھنٹے تا گھنیں کامیابی ہیں لیکن پھر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن انسان کا بچپن تو پہلے آٹھ دس ماہ اٹھنے سے بھی معدور ہوتا ہے۔ باقی چیزیں ہم سب کو پتا ہے کہ وہ کتنا محتاج ہوتا ہے۔ کون ہے جو اس کے لیے خود کو انوس کرتا ہے، کس نے پیسے کاٹ کر انوس کیا تھا۔ کس نے راتوں کی نیند حرام کی تھی۔ کس نے گرمی کی مشتوتوں کے میں رہا۔ اس کے لیے تیرے بیٹے نے تیرے لیے استغفار کیا اس لیے تیرا شکرانہ بندے پر واجب ہے۔ اللہ اکبر! آگے فرمایا: «وَأَنَّ أَنْجَلَ صَالِحًا تَرْضَهُ» اور یہ کہ میں ایسے اعمال کروں جنہیں تو پسند کرے۔ بندہ جتنا بھی اچھا بن جائے لیکن اللہ کی توفیق کے بغیر وہ نیک نہیں کر سکتا۔ اسی لیے تو ہمنماز کی ہر رکعت میں اللہ سے دعا کرتے ہیں:

﴿إِنَّكَ تَعْبُدُ وَإِنَّكَ لَنْ تَسْتَعْنِ﴾ (۱۰) ”ہم صرف تیری ہی بندی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور ہم صرف تھجھی سے مدد چاہتے ہیں اور چاہتے رہیں گے۔ اور اسی لیے ہمنماز کے بعد دعا ہے: (اللهم أعني على ذكرك و شكرك و حسن عبادتك) (۱۱) ”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادات کے سلسلہ میں میری مدد فرمائ۔

اللہ کی توفیق کے بغیر اس کی عبادات اور شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ دنیا بہت سی باتوں کو اچھا سمجھتی ہے۔ آج تو لوگ کھلواز، کھریس اور بلے گل کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں کہ اس سے لوگ entertain ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کو سکون وطمینان مل جاتا ہے، لوگوں کی بوریت دور ہو جاتی ہے۔

یہ کتاب اظہار اچھا گل رہا ہے مگر اللہ کو تو پسند نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے تو منع کیا ہے موسیقی اور اس طرح کی چیزوں سے، چاہے لوگ اس کو کتنا اچھا سمجھ رہے ہوں۔ کوئی بھی عمل اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے خلاف ہے تو وہ اچھا عمل نہیں ہے اور عمل ظاہر کتنا اچھا ہو اس میں نیت کا کھوٹ آجائے تو وہ شرک ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا: (مَنْ ضَلَّلْ يُرَأِيْ فَقْدَ أَشْرَكَ) ”جس نے دکھاوے کی نماز ادا کی اس نے شرک کیا۔“ یہاں دعا ہے کہ اے اللہ علیٰ وہ ہو جس سے تو راضی ہو جائے۔ وہ تیری اور تیرے رسول ﷺ کی اطاعت کے مطابق ہو اور اخلاص نیت سے ہو۔ یعنی اصل

میں اللہ کے ہاں قبول ہو جائے۔ ہر بندہ کو کوشش کرتا ہے کہ دنیا کو اچھا لگے لیکن سوچنا چاہیے کہ میں اللہ کو بھی اچھا لگ رہا ہوں؟ بڑے بڑے ایوارڈ بھرپورے ہیں بندے قبر میں چلے گئے۔ کچھ نہیں گیا ساتھ صرف عقیدہ اور عمل ساتھ جانا ہے، جس کے مطابق فیصلہ ہونے ہیں۔ آگے فرمایا: «وَأَضْلَلَخَلِيلَ فِي دُرِّيْنِ طِّ» اور میرے لیے میری اولاد میں بھی اصلاح فرمادے۔

یعنی اے اللہ! اولاد کو بھی خیر کی، شکر کی، تسلی اور اپنی اطاعت کی توفیق دے۔ یہ بھی میرے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ صدقہ جاریہ تو سب کو معلوم ہے لیکن ایک گناہ جاریہ بھی ہوتا ہے۔ قابل نے باہلِ قتل کیا تھا۔ بنarsi شریف میں حدیث ہے قیامت تک جتنے تاہم قتل ہوں گے، گناہ کا ایک حصہ قابل کے حصے میں بھی جمع ہوگا۔ آج والدین کو سوچنا چاہیے کہ انہوں نے اولاد کو کہاں لگا کھا ہے، وہ ان کے لیے صدقہ جاریہ بن رہی ہے یا گناہ جاریہ بن رہی ہے۔ کل اس کا جواب ہمیں بھی دینا پڑے گا۔ لہذا دعا یہ ہونی چاہیے کہ میری اولاد خیر پر، تسلی پر ہو اور میری تسلی تحریرے دین پر ہوں۔ یہ میرے لیے اصل سرمایہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے بیٹیوں کے بارے میں فرمادیا کہ جس نے دو یا تین بیٹیوں کی پروردش کی تو یہ اس کے لیے ہبہ سے بچانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔ اولاد کی دینی تربیت کریں یہ صدقہ جاریہ بنے گی اور اللہ کے عذاب سے بچانے کا ذریعہ بنے گی۔ آگے فرمایا: «إِنَّمَا تُنْهَىٰ إِلَيْنَا تَوْبَةُ الْمُسْلِمِينَ» (۱۵) تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور یقیناً میں (تیرے) فرمایا کہ جو اولادوں میں سے ہوں۔

یہاں یہ نہیں کہا کہ اپنی مسلم (میں مسلم ہوں)۔ نہیں، بلکہ کہا: اپنی من المسلمين (میں مسلمانوں میں ہوں)۔ یہ عاجزی اور انکساری کی طرف بھی اشارہ ہے۔ بات یہ ہو رہی ہے کہ جب بندہ چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو وہ رب سے یہ دعا مانگتا ہے۔ آج ہم سوچتے ہیں کہ ساتھ کے بعد ریاضت جب ہوگی تو اس کے بعد دین کے بارے میں سوچیں گے۔ حالانکہ معلوم نہیں چالیس سال سے پہلے ہی کب مہلت ختم ہو جائے لہذا مابوغت کی عمر سے لگرتا ہے موت انسان کو اللہ تعالیٰ کی فرمادی برداری میں زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

بیان القرآن

ترجمہ و مختصر تفسیر

اب دوانداز سے دستیاب ہے

● خوبصورت نائل ● سفید کاغذ ● معیاری طباعت
● 2935 صفحات پر مشتمل، سات جلدیوں میں
● (الگ الگ جلدیں بھی دستیاب ہیں!)
● مکمل سیٹ کی قیمت: 6000 روپے

● متعدد اضافی خوبیوں کا حامل، طبع جدید
● قرآنی رسم الخط ● تفسیری سائز ● عمدہ سفید کاغذ ● مضبوط مرکوجلد
● 2560 صفحات پر مشتمل، چار جلدیوں میں
● مکمل سیٹ کی قیمت: 9600 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 035869501-3 (042)

شعبہ خط و کتابت کورس کی تاریخ میں ایک اور سیکھ میل کا اضافہ!!

آن لائن کورس



کیا آپ چنانچا ہیں؟ ازوے قرآن انہاری دینی فرماداریاں کیا ہیں؟
تسلی اور تقویٰ اور جہاد اور فتح کی حقیقت کیا ہے؟
کیا آپ دین کے جامِ اور ہمہ گیر تصور سے اتفاقیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
کیا آپ قرآن حکیم کی تکریی اساس اور بہادری عملی بیداری سے روشناس ہونا چاہتے ہیں؟
کیا آپ غوثی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تحقیقی کامناسب اور مدل جواب دینے کی امیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور (اکٹر اسرا راحمہ مر حوم و مغفور کے مرتب کردہ
”مطالعہ قرآن حکیم“ کا منتخب نصاب” پر بنی
”قرآن حکیم کی تکریی و عملی رہنمائی کورس“ سے استفادہ کیجئے
یہ کورس (جواہیک حصہ سے بزرگ) خط و کتابت کرو یا پارہا ہے) شاگذین علوم قرآنی کی دیرینہ خواہش پر

الحمد للہ! اب یہ کورس آن لائن (ONLINE) بھی شروع ہو چکا ہے

ہمارے رابطہ: اسچارج شعبہ خط و کتابت کورس، قرآن اکیڈمی، K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
E-mail: distancelearning@tanzeem.org (92-42) 35869501-3

فریضہ حج: حکم، شرائط اور فضائل

مفہوم عارف مجدد

(5) استطاعت۔ یعنی وہ حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو، مالی طور پر حج کے اخراجات انجام لاسکتا ہو اور جسمانی طور پر سفر حج کے قابل ہو۔ راست پر اسن ہو اور قدرت حاصل کرنے کے بعد حج کے ایام تک ملک کرم میں پہنچنا اس کے لیے ممکن ہو۔ عورت کے لیے ان شرائط کے مطابق ایک اور شرط یہ ہے کہ سفر حج کے لیے اسے محروم کا ساتھی میسر ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس پر حج فرض نہیں۔

یاد رہے کہ جب کوئی شخص ان شرائط کے مطابق حج کی قدرت رکھتا تو اسے پہلی فرضت میں حج کر لینا چاہیے اور اگلے سال تک اسے موخر نہیں کرنا چاہیے۔

سفر حج کے آداب

اگر کسی مسلمان پر حج فرض ہو جائے اور تمام شرائط پائی جائیں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کر کے اس کی تیاری شروع کرے، تاخیر نہ کرے، اس سلسلے میں چند آداب کی رعایت سے ان شاء اللہ حج مقبول کی سعادت نصیب ہوگی۔ سب سے پہلے اپنی نیت درست کرے اور اس کی اصلاح کرے کہ یہ عمل ادا فریضہ اور محض اللہ کی رضا کے لیے کر رہا ہوں۔ سفر سے پہلے صدق دل سے تمام گناہوں سے توبہ کرے، اگر کسی کے حقوق ادا کرنے میں تو ادا کرے، یا معاف کروائے، والدین زندہ ہوں تو ان سے اجازت لے، اگر وہ خدمت کے مقام ہوں تو بلا اجازت جانا کر دوہے۔ اسی طرح سفر حج سے پہلے کسی دین دار اور تحریک کا شخص سے ضروریات سفر و غیرہ کے سلسلہ میں مشورہ کرے۔ حال مال سے حج ادا کرے، حرام مال سے حج قول نہیں ہوتا، اگرچہ فرضت ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔ کوئی صالح رفیق سفر خلاش کرے، اگر عالم دین میسر ہو تو بہت بہتر ہے، تاکہ وقت ضرورت کام آئے اور احکام حج کے سلسلہ میں مدد و معاونت کرے۔

حج کے سفر سے پہلے حج کے مسائل بیکھے، تاکہ حج کو چیزے حج ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح ادا کر سکے۔ سفر حج کے دوران ہر طرح کے معاصی سے اجتناب کرے، لڑائی چھڑکا، فیش گوئی اور فضول بازار میں گھومنے پھرنس اور وقت ضائع کرنے سے احتراز کرے، فضول خرچی بھی نہ ہو اور کنیوں بھی نہ ہو، بلکہ میانہ روی اور اعتدال سے خرچ کرے۔ اپنے لیے اہل و عیال، علاقہ و ملک اور تمام عالم اسلام کے لیے خوب اہتمام سے دعا میں کرے۔

سینیلاظ (آیت: 97) ”اللہ (کی خوشنودی) کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج (ضروری) ہے، اس شخص پر جو وہاں تک جاسکے۔“

احادیث مبارکہ سے ثبوت
متعدد احادیث میں حج فرض ہونے کا تذکرہ ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابوسعید خدري (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے وعظ فرماتے ہوئے کہا: ”اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، پس تم حج کرو۔“

صیحین میں حضرت ابن عمر (رض) سے روایت ہے کہ حضور اقدس سلطنت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ نے اللہ کے بنے اور رسول ہیں، اور نماز پڑھنا، اور زکوٰۃ دینا، اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔

شرائط حج
فرضت حج کی پانچ شرطیں ہیں:

(1) اسلام۔ یعنی حج صرف مسلمان پر فرض ہے، کافر پر فرض نہیں ہے۔ اور اگر کافر حالات کفر میں حج کرتے تو، کافر نہیں ہو گا کیونکہ حج سے پہلے اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ لہذا اسلام قبول کرنے کے بعد اگر وہ صاحب استطاعت ہے تو دوسرا حج فرض ہو گا۔

(2) عقل۔ یعنی حج عاقل اور با شعور مسلمان پر ہی فرض ہے، مجنون پر نہیں۔ کیونکہ مجنون کو رسول اللہ ﷺ نے مرفوع القلم (غیر مکلف) قرار دیا ہے۔

(3) بلوغت۔ فرضت حج کے لیے بلوغت شرط ہے کیونکہ نابالغ بچہ مکلف نہیں ہوتا، البتہ نابالغ بچہ حج کر سکتا ہے۔ لیکن باغہ ہونے کے بعد اگر وہ مستطیع ہو تو اسے فرض حج دوبارہ کرنا ہو گا۔

(4) آزادی۔ یعنی حج آزاد مسلمان پر ہی فرض ہوتا ہے، غلام پر نہیں۔ البتہ غلام حج کر سکتا ہے لیکن یہ حج فرض حج سے کفایت نہیں کرے گا اور اسے آزاد ہونے کے بعد بحال استطاعت فرض حج دوبارہ کرنا پڑے گا۔

حج اسلام کے ارکان میں سے ایک غظیم رکن ہے۔ تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر اس مسلمان عاقل باغہ شخص پر فرض ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنا مال دیا ہو گہ وہ مکمل کردہ آئے جانے پر نہ صرف قادر ہو، بلکہ وہ اپنی تک اپنے اہل و عیال کے مصارف بھی برداشت کر سکتا ہو۔ (حج کی باقی شرائط کبھی اس میں پائی جاتی ہوں)

حج کی لغوی تعریف

لغت میں حج کسی عظمت والی جگہ، یا چیز کا بار بار بکثرت قصد و ارادے کو کہتے ہیں۔

حج کی اصطلاحی تعریف

شریعت کی اصطلاح میں مخصوص یام میں مخصوص اعمال کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت و قصد کو حج کہتے ہیں۔

حج امت محمدیہ کی خصوصیت ہے

حج کا رواج اگرچہ سیدنا حضرت ابراہیم ﷺ کے زمانے سے ہے، مگر اس وقت فرضت کا حکم نہ تھا۔ حج کی فرضیت امت محمدیہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

حج کب فرض ہوا؟

جب ہر علامے اہل سنت اور راجح قول کے مطابق حج بجزت کے بعد 9 ہجری کے اوخر میں فرض ہوا، اس وقت حج کا زمانہ نہ ہونے کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ نے اگلے سال دس ہجری کو حج ادا فرمایا، اس کو حجۃ الدادع بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بعد آپ ﷺ نے دنیا کو داعی مفارقت دے گئے۔

حج کی فرضیت کا ثبوت

حج کی فرضیت قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

قرآن مجید سے ثبوت

قرآن مجید میں معدود ایات سے حج کی فرضیت ثابت ہے۔ سورہ آں عمران میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: «وَإِنَّ اللَّهَ إِنَّ النَّاسَ بِحُجَّ الْأَبْيَنِ مِنْ أَسْتَطَاعُوا إِلَيْنَا

ج

ج کی تاکید اور تارک کے لیے وعید

ج فرض ہو جانے کے بعد بلاعذر اس میں تاخیرہ کی جائے، جلد از جلد ادائیگی کی کوشش کرے، حج کے پارے میں احادیث میں بہت تاکید اور باوجود قدرت واستطاعت کے نہ کرنے پر محنت و عییدیں وارد ہوئی ہیں۔ امام ابو داؤد رض نے اپنی من کے کتاب المناک میں حضرت ابن عباس رض سے روایت نقل کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جلدی کرے۔

جس طرح لوہار اور ساری بھی لوہے اور سونے چاندنی کا میل پچلی دور کردیتی ہے اور حج مبرور کا صد اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کرنے والے کی مغفرت کی جاتی ہے اور حس کے لیے حاجی مغفرت کی دعا کرے اس کی بھی مغفرت کی جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ! مغفرت فرم حاجی کی اور حس کے لیے وہ مغفرت طلب کرے۔

بُوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بڑی عمر والے، کمزور شخص اور عورت کا جہاد: حج اور غزوہ ہے۔“ (مسند احمد) ام المؤمنین عائشہ رض فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ جہاد اور غزوہ میں شریک نہ ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیکن سب سے بہتر اور اچھا جہاد حج: حج مبرور ہے۔“ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ”جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے: تو اس کے بعد میں حج نہیں چھوڑتی ہوں۔“ (بخاری شریف)

حج مبرور

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سائل سب سے بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پوچھا گیا کہ پھر کون سائل؟ فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا“ پوچھا گیا کہ پھر کون سا؟ فرمایا: ”حج مبرور یعنی حج مقبول۔“

صیہین میں حضرت ابو ہریرہ رض سے ہی مروی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمرہ ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درسرے عمرہ تک ہوں اور حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں۔“

حج مبرور کیا ہے؟

علامہ نووی رض فرماتے ہیں:

”حج مبرور ہے جس میں حاجی کی گناہ کا ازالہ نہ کرے۔“

حضرت حسن بصری رض فرماتے ہیں کہ حاجی اس حال میں لوئے کہ دنیا سے بے رغبت ہو اور آخرت کا شوق رکھنے والا ہو تو وہ حج مبرور ہے۔

علامہ طیبی رض فرماتے ہیں کہ حج کے مقبول

ہونے کی نشانی یہ ہے کہ حاجی تمام ارکان واجبات کو اخلاص نیت کے ساتھ ادا کرے اور جن چیزوں سے منع کیا

فضائل حج

انسان فائدے کا حرجیں ہے، فائدہ دیکھ کر مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ حج کی خوبیاں وفضائل تو بہت زیادہ ہیں، یہاں بعض کو ایطور تذکرہ دکر کیا جاتا ہے تاکہ حج کا داعیہ اور شوق پیدا ہو۔

”جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اور (دوران حج) تاپنی الہیسے ہم بستری کرے اور نہ فتن میں بیٹلا ہو تو وہ اس طرح (بے گناہ ہو کر) اوتا ہے جیسے (اس دن بے گناہ تھا) جس دن اس کو اس کی ماں نے جتنا تھا۔“ (متقن علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حج اور عمرہ ساتھ ساتھ کرو، دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح درکردیت ہیں،

گیا ہے ان سے بچے۔ بعض نے کہا کہ اس کی نشانی یہ ہے کہ حاجی کی حالت تقویٰ کے اعتبار سے حج سے پہلی اولیٰ حالت سے بہتر ہو۔ حضرت علام محمد یوسف بنوری رض معارف انسن میں ان احوال کو نسل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حج مبرور کی تفیریزے نزدیک وہی ہے جو اللہ کے ارشاد: **﴿فَلَا زَقْهَ وَلَا فُسْوَقَ وَلَا جَدَّاً فِي الْحَجَّ﴾** (البقرہ: 197) میں مذکور ہے، پس جس کا حج اللہ کے ارشاد کے موافق ہو تو وہ مبرور ہے۔

حج اتحاد امت کا سبب

درحقیقت پوری دنیا سے آنے والے جان کرام درپاراللہی میں خصوصی نمائندے، وفادار مہمان ہوتے ہیں کہ دنیا کے تمام چھوٹے بڑے شہری حتیٰ کہ بادی یہ نشین اور دیہاتی بھی عشق اللہی میں رشرشار و ارفانگی کے عالم میں پہل آتے ہیں اور میقات ہی سے سب احرام پکن کر سب ایک لباس میں ملبوس ہو جاتے ہیں، دنیا کے تمام مسلمان حاجیوں کی زبان پر ایک ہی صدا بلند ہوتی ہے ”اہم لبیک“ متفق جگہوں کے ہوتے ہوئے اور مختلف زبانوں اور رنگ و نسل کے ہوتے ہوئے بھی سب ایک لباس میں اور سب کا قول و فعل بھی یکساں، یہ پر کیف مظہر امت مسلمہ کو اتحاد کی دعوت دیتی ہے، گواہ سب کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھلے دنیا میں دکھنے کے اعتبار سے الگ ہوں مگر ہم سب اللہ ہی کے بندے ہیں ہم مسلمان ہیں، ہماری مرادیں ہمارے مقاصد ایک ہیں۔

مدینہ میں رووضہ شریف کی زیارت:

جن حضرات کے پاس گنجائش، ہوتا ہے حج کے ساتھ مدینہ منورہ اور رووضہ شریف کی زیارت کا شرف ضرور حاصل کریں، اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعة ضروری ہو گئی۔“ بلکہ بعض روایات سے اس کی تاکید معلوم ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مالی و سمعت رکھے اور میری زیارت کو نہ آئے تو اس نے میرے ساتھ بڑی بے مرودی کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے گھر اور اپنے بیمارے جیبیں رض کے شہر کی زیارت کی زیارت نصیب فرمادے۔ آمين!



تماری پڑی وجہ میں ڈالوں اسلام کی باتیں ہیں جو الہی تہذیب و نعمت کے لئے کہا جائز کرتی ہے ہمیشہ شان اور خلائق

ترنجیز رقانوں کے خلاف فیصلہ میں وفاقی شرعی عدالت نے واضح کر دیا ہے کہ قانون میں کوئی خلاف
شریعت شقیں موجود تھیں: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

اگر ہن نے اللہ کے دین سے عدالت کی روشنی کر دی تو کسی بڑے مسامحے کے لئے چار ہو گئے ہیں: طائف و حیر

ترانسجیندرائل کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کافیصلہ کے موضوع پر حالات حاضرہ کے مفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجویزی زگاروں کا اظہار خیال



تحریک اصل میں دین بے زاری کی طرف مغرب کا پہلا قدم تھا۔ اس کے بعد پھر جب روشن خیالی کی تحریک آئی تو اس کی وجہ سے سیاست، میہشت، معاشرت نے وہی کی تعلمیں سے جدا ہو کر کے ایک نمایاں شکل اختیار کی اور انسان کے جعلی، غسلی تقاضوں اور خواہشات کی بنیاد پر معاشرے کی تکمیل کی۔ یہی تحریک آگے بڑھی تو اس کے ساتھ پھر feminism کا ایک اضافی لیبل لگ گیا۔ حقوق نسوان کے عنوان سے سوچنی انجینئرنگ پر گرام آگے بڑھے اور پھر ترانجینڈرائل ایکٹ اور LGBTQ+ اور غیرہ جیسے ایجنڈے سامنے آئے۔ یہ سب شیطانی ایجنڈا ہے۔ مغرب تو کافی حد تک اس کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ اب مسلم معاشروں کو اس چیز کا سامنا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک وعدہ قرآن حکیم میں تین مرتبہ بیان ہوا ہے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ إِلَيْهِنَّا وَدِينَ الْحَقِّ لِيُظَهِّرَهُ عَلَى الَّذِينَ كُلُّهُمْ (القاف: 9) ”وَهِيَ بِهِ (اللَّهُ جَسَنَ نَفْجِيَا بَعْضَ رَسُولِهِ كَوَالِهِي اُور دِينِ حَقِّ كَسْتَهْتَا كَغَالِبَ كَرْدَهْ اَسْ كَوَوَرَهْ نَفَازِمَ زَنْدِيَ پُرَّ“

یہ غلبہ و طرح کا ہوتا ہے، ایک علم اور دلیل کی صلح پر ہوتا ہے اور دوسرے عملی صورت میں نفاذ۔ اس کو سیاسی غلبہ کہہ لیجھے اب یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری وقت تک جب بھی دین میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش ہو گی یا انسانوں پر کفر اور الحاد مسلط کرنے کی کوشش ہو گی تو اللہ تعالیٰ دین کی حقیقتی تعلیمات کو سفر از فرماتا رہے گا۔ ہمارے ہاں چونکہ عوام میں دینی شعور بہت کم ہے اور پھر اسی عوام سے نکل کر حکومتی ایوانوں میں جاتے ہیں۔ انہیں انداز نہیں ہے کہ جس انجینئرنگ پر گرام کا وہ حصہ ہے جس کی کیا مہکات ہیں۔ 2018ء میں جب یہ بل پاس ہوا تو اس

معاشرت میں دراثت کا قانون ہے، پر دے کے قوانین ہیں، اس کے ساتھ دیگر فقہی مسائل ہیں، خواتین سے متعلق قوانین ہیں، ان سب معاملات میں بہت بڑا فاقد ترانجینڈر رقانوں کی وجہ سے ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی۔ الحمد للہ عدالت نے ہمارے ان اعتراضات کو بھی تسلیم کیا۔ تیرسی بات یہ کہ دینی طبقات میں اس معاملے میں کوئی

سوال: وفاقی شرعی عدالت نے ترانجینڈر ایکٹ کے حوالے سے جو حالیہ فیصلہ دیا ہے اور اس کی کمی شقات کو غیر اسلامی قرار دیا ہے، آپ کے خیال میں دینی طبقات کے لیے یہ کتنی خوش آئندہ ہے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: الحمد للہ یہ ایک بہت اچھی

پیش رفت ہے اور عدالت نے ہمارے کمی اعتراضات کو تسلیم کیا ہے جن کی دینی طبقہ نشاندہ کر رہا تھا۔ تینچ نے تسلیم کیا کہ بعض شفات شریعت کے منانی ہیں۔ اس قانون میں ایک بڑا بہام پیدا کیا گیا تھا وہ بھی سامنے آگیا۔ سب

سے پہلے تو ترانجینڈر اصطلاح ہی ہماری نہیں ہے۔ یہ مغربی اصطلاح ہے۔ trans کا مطلب ہے تبدیل کرنا اور gender کا مطلب ہے صنف۔ یعنی کوئی مرد ہے تو وہ اپنی مرضی سے عورت بن جائے اور عورت ہے تو مرد

جائے۔ یہ تصویر مغربی ہے۔ اس بات کو سینیٹر مختار صاحب اسکیل میں بھی بیان کرتے رہے اور عدالت میں بھی جماعت اسلامی، تسلیم کیا ان کا مسئلہ غصیٰ یا خواجہ سراءں نہیں ہیں بلکہ وہ ترانجینڈر کا ایجنڈا لے کر چل رہے ہیں۔ ان کے مطابق جینڈر ایک سفیر یا ایک بیاری ہے جس کا علاج بھی ہے کہ اس میں بتا فردوائی کی مرضی کی صفت تسلیم کیا جائے۔ اس سے ان کا ایجنڈہ بے نقاب ہو گیا کہ ہم حصیٰ پرستی کا حق تسلیم کروانا چاہتے ہیں جو کوئی کسی صورت میں بھی معاشرے کے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس کے خلاف فیصلہ بہت خوش آئندہ ہے۔

سوال: ٹرانس جینڈر ایکٹ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟

حافظ عاطف وحید: آپ کے علم میں ہے کہ ایک صنف میں شمار کیا جائے، ڈاکٹر منش میں عورت کو کھوانا چاہتا ہے تو کھا جائے، عورت بن کر جس جاس میں جانا چاہتا ہے، جیسا تو کری کرنا چاہتا ہے، اس کو یہ right وے دیا جائے۔ یہ بہت بڑا فساد تھا۔ ہماری معاشرت کی جو ایک fabric ہے اس کو تباہ کرنے کی بات تھی۔ ہماری

مرتب: محمد فیض چودھری

عورت ہوں تو اس کا بینادی حق ہے کہ اس کو عورتوں کی صنف میں شمار کیا جائے، ڈاکٹر منش میں عورت کو کھوانا چاہتا ہے تو کھا جائے، عورت بن کر جس جاس میں جانا چاہتا ہے، جیسا تو کری کرنا چاہتا ہے، اس کو یہ right وے دیا جائے۔ یہ بہت بڑا فساد تھا۔ ہماری معاشرت کی جو ایک fabric ہے اس کو تباہ کرنے کی بات تھی۔ ہماری

وقت شاید پیشتر میران اسکلی کو پتا بھی نہ تھا کہ یہ بل اصل میں ہے کیا جو ہم پاس کر رہے ہیں۔ یونکلہ یہ بل خواجہ سراہی

کے حقوق کے تحفظ کی آڑ میں پاس کروایا گیا تھا۔ لیکن بعد میں جب اس کے عواقب و متأخر سامنے آنا شروع ہوئے تو پتا چلا کہ یہ تو وہی مغربی ایجنسیا ہے جس کے

تحت ہم جنس پرستی، مرد کی مرد سے شادی، عورت کی عورت سے شادی کو تحفظ دیا جاتا ہے۔ یہ وہ ایجنسیا ہے جو کسی

محاشرے کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ اب بل بھی پاس ہو چکا تھا اور قانون کا نفاذ بھی ہو چکا تھا۔ اس کے نتیجے

میں ہزاروں افراد نے اپنی خواہشات کے مطابق جنس تبدیل کر لی تھی اور ایک معاشرتی فساد برپا ہو چکا تھا۔ تب

اہل علم و بصیرت کو حساس ہوا تو پہلا قدم یہی تھا کہ اس

شیطانی ایجنسی کے دلائل و برائین کے ساتھ باطل ثابت کیا جائے۔ چنانچہ وفاقی شرعی عدالت میں کیس گیا تو عدالت

کے سامنے بھی یہ بات کھل کر آگئی کہ یہ معاملہ اصل میں کچھ اور ہے اور اس کے بد اثرات بہت درست جاسکتے ہیں۔

الہذا معزز عدالت کا جو فیصلہ آیا ہے اس میں ٹرانسجیندر ایجنسی کے بعض مکملہ کو نہ صرف یہ کہ بالکل غیر اسلامی

قرار دیا گیا ہے بل یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فوری طور پر

موثر اعلیٰ ہونے کی قوت سے محروم ہیں۔ اس کا مطلب ہے

کہ اس عدالتی فیصلے کو تغییری قوت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ یعنی

عملی دلائل کی سطح پر بھی اللہ نے کامیابی وی ہے اور عملی طور پر بھی یہ کامیابی ہے۔ یہ براخوبصورت فیصلہ ہے جو کہ تقریباً

100 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں بہت بار بھی سے

دلائل بیان ہوئے ہیں اور اس قانون کے معاشرے پر جو

عصر اثرات مرتب ہو رہے تھے ان کا بھی احاطہ کیا گیا

ہے کہ اس قانون کے نتیجے میں ہم جنس پرستی میں بڑے

گناہ کو فروغ عمل سکتا تھا، خاندانی نظام اور معاشرہ درہم برہم

ہو سکتا ہے، پردے اور وراثت کے معاملات میں بگاڑ

پیدا ہو سکتا ہے۔ اب ظاہر ہے یہ قانون غیر موثر ہو گیا تو اس

کی جگہ نیا قانون لایا جائے گا جیسا کہ 2022ء میں ایک

بل اس کے مقابل کے طور پر پیش ہوا تھا۔ اللہ کرے وہ بل

جلد سامنے آئے اور وہ اس عدالتی فیصلے کے عین مطابق ہو،

اگر نہ ہو تو پھر اس میں بھی ترمیم کی ضرورت ہو گی تا کہ یہ

قانون صحیح طور پر موثر ہو سکے۔

سوال: جب یہ بل 2018ء میں اسکلی میں پیش ہوا تھا تو اس وقت پڑھے لکھے طبقات کو نظر آگیا تھا کہ اس میں

غیر اسلامی شفاقت موجود ہیں، اس کے باوجود یہ بل پاس ہو گیا

تو کیا یہ بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

ڈاکٹر فریدا محمد پراچہ: اگر بل کی تاریخ سامنے رہے تو یہ بتا چلے گا کہ ہوا کیا ہے۔ 2017ء میں

مختلف پارٹیوں سے تعین رکھنے والی چار خواتین اور ایک مرد نے یہ بل متعارف کروا یا۔ اس میں ٹرانسجیندر کا لفظ موجود تھا لیکن بظاہر یہ کہا گیا کہ یہ خواجہ سراویں کے حقوق کے

لیے ہے۔ اس بل کو چانک اس وقت Table کر دیا گیا جب سیٹ کے مجرمان رہنماؤں ہو رہے تھے، آدھے مجرمان

سیٹ چھوڑ چکے تھے اور آدھے جو باقی تھے وہ بھی وجہی

نہیں لے رہے تھے۔ یعنی اس میں بد نتیجہ شروع سے ہی شامل تھی۔ حالانکہ یہ بل ممتاز بھی تھا اور کمیت کے

اہل علم و بصیرت کو ایک معاشرتی فساد برپا ہو چکا تھا۔ اس کے نتیجے

میں ہزاروں افراد نے اپنی خواہشات کے مطابق جنس تبدیل کر لی تھی اور قانون کا نفاذ بھی ہو چکا تھا۔ اس کے نتیجے

تبدیل کر لی تھی اور ایک معاشرتی فساد برپا ہو چکا تھا۔ تب

اہل علم و بصیرت کو اس قدر سے محروم ہیں۔ اس کا

شیطانی ایجنسی کے دلائل و برائین کے ساتھ باطل ثابت کیا جائے۔ چنانچہ وفاقی شرعی عدالت میں کیس گیا تو عدالت

کے سامنے بھی یہ بات کھل کر آگئی کہ یہ معاملہ اصل میں کچھ اور ہے اور اس کے بد اثرات بہت درست جاسکتے ہیں۔

الہذا معزز عدالت کا جو فیصلہ آیا ہے اس میں ٹرانسجیندر ایجنسی کے بعض مکملہ کو نہ صرف یہ کہ بالکل غیر اسلامی

قرار دیا گیا ہے بل یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فوری طور پر

موثر اعلیٰ ہونے کی قوت سے محروم ہیں۔ اس کا مطلب ہے

کہ اس عدالتی فیصلے کو تغییری قوت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ یعنی

عملی دلائل کی سطح پر بھی اللہ نے کامیابی وی ہے اور عملی طور پر

بھی یہ کامیابی ہے۔ یہ براخوبصورت فیصلہ ہے جو کہ تقریباً

100 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں بہت بار بھی سے

دلائل بیان ہوئے ہیں اور اس قانون کے معاشرے پر جو

صrf با تھا انہوں نے اپنے پارٹی ارکان سے کہا کہ آپ

بھیش غلطی کر دیتے ہو، جہاں ہاں کہنی ہوتی ہے وہاں نہ کہہ

دیتے ہو اور جہاں نہ کہنی ہوتی ہے وہاں ہاں کہہ دیتے ہو۔

آپ لوگ میرے ہاتھ کو دیکھا کرو۔ اگر میں ہاتھ اس

طرح کھڑا کروں تو آپ نے ہاں کہنا ہے اور وہ سری

طرح کھڑا کروں تو نہ کہنا ہے۔ یعنی یہ ہمارے قانون ساز

لوگوں کی حالت ہے۔ یعنی کسی کو کوئی پتا نہیں کہ کیا پاس کر

رہے ہیں۔ اسی طرح ٹرانسجیندر ایجنسی کی پاس ہوا۔ حالانکہ

جن کے نام پر پاس ہوا (یعنی خواجہ سرا) انہوں نے کہا کہ

یہ خواجہ سراویں کے لیے ہے یہ نہیں بلکہ یہ ان کے خلاف

ہے۔ انہوں نے اس کے خلاف جلوں نکالے لیکن چونکہ یہ

این بھی اوز کا مغربی ایجنسی اتحاد الہذا کسی سے نہیں پوچھا گیا

اور پاس کر دیا گیا۔

سوال: جب یہ بات سامنے آئی تھی تھی کہ ٹرانسجیندر بل میں غیر شرعی شخصی شامل ہیں تو پھر ہماری سیاسی اور دینی سیاسی جماعتوں کی موجودگی میں یہ قانون کیسے پاس ہو گیا۔ کیا یہ بحثیت جمیع سیاسی جماعتوں کی ناکامی نہیں تھی؟

سینیٹر مشتاق احمد خان: ہماری پارلیمنٹ کی پیشانی پر کلگری طبیعی کھانا ہوا ہے۔ ہماری سیاست آف پاکستان

کے ہال میں چیزیں میں سیٹ کے میں اوپر سورہ حشر کا آخری روکن لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح ہماری قومی

اسکلی کی بلندگی کی چوتھے کے اوپر اسماء الحسنی لکھے ہوئے ہیں، ہمارے آئین میں ایک درجن سے زائد آرکیٹ

ایسے ہیں جو دنوبوک اور وادی خدا میں کہر ہے ہیں کہ ہمارا

پریم لاءِ قرآن و سنت ہے۔ اس کے باوجود اسکی میں ٹرانسجیندر قانون کا پاس ہو جانا افسوس ناک ہے۔ یہ سب

کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ کی اور کی غلام

IMF کی غلامی، FATF کی غلامی، مغرب اور امریکہ کی غلامی اور پتا نہیں کس کی غلامی ہم لوگ کر رہے ہیں اور پھر ہماری پارلیمنٹ غلام ہونے کے ساتھ

ساتھ اگوچاچا ہے۔ اس میں 80% ایسے لوگ ہیں جو Auto

پر سیٹ ہیں۔ وہ نہیں دیکھتے کہ میں کس چیز

کے اوپر Yes کر رہا ہوں اور کس چیز کے اوپر No کر رہا ہوں۔ ٹرانسجیندر ایجنسی کا جامعیت کی اور کی غلام

لوگوں کو احساس ہو گیا تھا اس لیے انہوں نے پارلیمنٹ کے فلور پر معافی مانگی اور بعض اپنی غلطی کی مٹانی کے لیے تزمیم کے ساتھ یہاں ملے گئے۔ ہمارے آئین میں اور پارلیمنٹ میں یہ

پارلیمنٹ کی جامعیت کی جاتی ہے لیکن عملاً یہ

پارلیمنٹ سیکولر اسلام کے لیے کندھا فراہم کرتے ہیں۔ آپ

اندازہ کر لیں کہ فیڈرل شریعت کوئت میں حکومت کے ہیومن رائٹس ڈپارٹمنٹ نے ہمارے مقابلے میں جو

جواب جمع کیا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ ٹرانسجیندر مشتاق کہہ رہا

ہے یعنی identity gender نہیں ہوئی چاہیے حالانکہ یہ

میں الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔ لہذا ہم ٹرانسجیندر مشتاق کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہاں تک انہوں نے کہا کہ اگر کوئی

شخص دماغی مرضیں ہے اور اپنی جنس تبدیل کروانا چاہتا ہے تو یہ اس کا حق ہے۔ یہ ہماری حکومتوں کا حال ہے اور

اس کی وجہ یہ ہے کہ جو ہمارا یورپی ان امریکیں اور اس

بخصوصاً ایں جی اوز کی شکل میں اس کی وجہ سے ایسی

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت جمیع تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمنٹ کی ناکامی نہیں تھی؟

نحویں بحثیت ج

قانون سازیاں ہوتی ہیں۔

سوال: 2018ء میں یہ قانون پاس ہوا، اس کے بعد اب تک اس غیر شرعی قانون کی آڑ میں کتنے قانونی، انتظامی اور عملی اقدامات کیے جا چکے ہیں۔ 2021ء میں اس کے روکنے میں بھی بن گئے، اب ان سب پیروں کو reverse کیسے کیا جائے گا؟

سینیٹر مشتاق احمد خان: یہ قانون تو خود بھی

اسلام، اسلامی اقدار، اسلامی تہذیب، روایات، ہمارے خاندانی نظام،

نکاح اور پرورے کے نظام پر ایک ڈرون ہمحلہ تھا، لیکن اس قانون کے تحت ہجور مذہبیتائے گئے وہ اس سے بھی بڑھ کر شرمناک تھے۔ حتیٰ کہ وہ غلط

جو قانون کے اندر نہیں تھی وہ بھی ان روکنے میں ڈال دی گئی۔

لہذا ان روکنے کو بھی وفاقی شرعی عدالت نے دلوک الفاظ میں ناقابل تخفید قرار دے دیا۔ جہاں تک اس قانون

کے معاملے پر بداثرات کا تعلق ہے تو میں نے پارلیمنٹ سے سوال کیا کہ ٹرانسجیڈ رائیکٹ کے نفاذ کے بعد کتنے لوگوں نے جنس تبدیل کی ہے تو مجھے سینٹ میں

تحریری جواب دیا گیا کہ 30 ہزار کے لگ بھگ لوگوں نے اپنی جنس تبدیل کروائی ہے۔ جب میں یہ

اعداد و تواریخ سوچ لیا پر لے کر آیا اور پھر خود اس قانون

کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تو پھر نادرانے پیشہ ابدال کر نہیں یہ کلیر یکل مسینک ہے۔ حالانکہ کلیر یکل مسینک

ایک کا ہو سکتا ہے، دو کا ہو سکتا ہے، چلیں مان لیں 50 کا ہو سکتا ہے، 100 کا ہو سکتا ہے، 30 ہزار افراد کا ڈینا درا

میں کس طرح غلط ہو سکتا ہے۔ پھر اگر یہ غلط تھی تو اب تک

پارلیمنٹ کے فور پر آپ نے تھجی کیوں نہیں کی۔ اب صرف سوچ لیڈیا پر نادا پریش میں آکر من گھرت انداد بیارا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کے نتیجے میں ہم جس پرستی،

مرد کی مرد سے شادی، عورت کی عورت سے شادی کا راستہ ہموار ہو گیا تھا۔ پھر اس قانون کے ہوتے ہوئے

ہماری مسلم عورتوں کا پرودہ، عفت اور عزت انتہائی خطرے میں پر گئی تھی۔ ذرا سوچنے اجب ایک مرد اس قانون کی آڑ

میں عورت بن کر خواتین کے لئے یہ نہیں ہوتا۔ باقی عادتوں میں جس میں تقریبات میں ہر جگہ عورتوں میں جا سکے گا تو پھر

اس کے کسر درخوفناک نتائج بآمد ہوں گے۔

سوال: ٹرانسجیڈ رائیکٹ کے خلاف فیصلے کے بارے

میں کہا جا رہا ہے کہ پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے

مغربی ممالک کے دامیں بازوکی جماعتوں کے ایجادے کے لیبل اور ہمینہ نگز بدل کر یہ وہ یکٹ جاری کر دیا ہے۔ کیا آپ اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟

سینیٹر مشتاق احمد خان: ہمارے ہاں دستور

میں بہت اچھی چیزیں ہیں لیکن عمل و آمد نہیں ہو رہا۔ جیسے

اسلامی نظریاتی کو نسل کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ قانون

میں بھی کریں گے، میڈیا اور عوام میں

بھی کریں گے ان شاء اللہ۔ میں ہمارا

مشن ہے۔ جب میں نے یہ ایشوٹھیا

تحاتوپی ڈی ایم حکومت نے کہا تھا کہ ہم

وقایت شرعی عدالت پر ڈیس گے اس کا تصویر بھی نہیں کیا جا سکتا۔

کریں گے اور اس پر قانون سازی بھی

کریں گے۔ اب میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنا عده پورا

کریں۔ ایک یہ کہ وہ اس فیصلے کے خلاف پریم کو ر

میں نہ جائے اور دوسرا یہ اس حوالے سے قانون سازی کے

لیے میرا بخوبہ مل جو پارلیمنٹ میں موجود ہے اس میں

رکاوٹ نہ بنتے بلکہ اس پر فوری عمل درآمد کرائے تاکہ عوام

سے جوانہوں نے وعدہ کیا تھا اور میڈیا کے ذریعے سے کیا

تحادہ پورا ہو سکے۔

سوال: سینیٹر صاحب نے جس عزم کا اظہار کیا ہے اس

حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

ڈاکٹر فریدا حمد پراجہ: سینیٹر صاحب اپنے

جنہبہ ایمانی کے ساتھ ہم مسلمانوں کی جگہ لارہبے ہیں۔ ہر جیز

واضح ہے۔ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔

پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ آریکل 31

ریاست کو پابند کرتا ہے کہ وہ معاشرے کو اسلامی معاشرہ

بنائے۔ اسی طرح آئینہ حکومت کو پابند کرتا ہے کہ جلد سے

جلد سودا کا خاتمہ کرے۔ کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے سوائے

اس کے کہ ہماری حکومتیں ایسا کرننا نہیں چاہتیں۔ جو بھی

دینی و قومی اسلامی شعائر کے دفاع کے لیے ڈٹ کر کھڑی

ہیں انہیں اللہ اجر دے۔ یہ بہت بڑا جھاؤ ہے اور دوسری

طرف حکومت کے پاس کوئی جواز نہیں ہے، نہ ان کے

پاس کوئی قانونی دلیل ہے، نہ اخلاقی جواز ہے وہ صرف

علمی ایجادے پورے کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو جان لینا

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

پیش کی تھی تاکہ وفاقی شرعی عدالت کو موہر بنایا جائے

لیکن میری اس آئینی ترمیم کو لا ایڈنڈ جس کیتھی آف دی

سینیٹ میں مسترد کر دیا گیا۔ یہ وہ امر یکین و اورس ہے، یہ وہ

سیکولر اور برل موج سے جس نے بغیر کسی دلیل کے ہماری

جو ہے ترمیم کو رد کر دیا گیا۔ ہم بھی تھیں گے نہیں، نہ ہی

رکیں گے کیونکہ ہم نے اسلام کا دفاع کرنا ہے اور ہمیشہ کرنا

ہے۔ یہ دفاع ہم عدالتون میں بھی کریں گے، پارلیمنٹ

میں بھی کریں گے، میڈیا اور عوام میں

سینٹ کی روپورٹ بتاتی ہے کہ ٹرانسجیڈ رائیکٹ بننے کے بعد 30 ہزار کے لگ بھگ

لوگوں نے اپنی جنس تبدیل کروالی ہے۔ اس کے ہماری اقدار و روایات، خاندانی

نظام اور معاشرت پر جو مہلک اثرات پڑیں گے اس کا تصویر بھی نہیں کیا جا سکتا۔

کریں گے اور اس کے اوپر قرآن و سنت کی روشنی میں

رانے دے۔ اس نے اس قانون کے اوپر رائے دی کہ

خلاف شریعت ہے۔ اسی طرح پاکستان کے دستور میں

وفاقی شرعی عدالت واحد عدالت ہے جس کو سمونو کا اختیار

حاصل ہے۔ پریم کو رکٹ اگر سو مولو لوتی ہے تو 1841 کے

تحت انسانی حقوق کی آڑ میں لیتی ہے۔ لیکن فیڈرل شریعت

کو رکٹ کو تباقہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی قانون

خواہ وہ قومی ہو، وفاقی ہو، یا صوبائی ہو اس کے اوپر سمونو

لے سکتا ہے۔ اگر کوئی قانون غیر شرعی ہو تو اس کو کا العدم قرار

دے سکتا ہے۔ اس میں مغرب کے کسی رکٹ و مگ کا کہیں

سے بھی کوئی اثر نہیں ہے۔ معزز عدالت نے دلائل سے بتا

دیا ہے کہ ٹرانسجیڈ رائیکٹ کی فلاں فلاں شخص قرآن و

سنت کے خلاف ہیں۔ یورپ کی رکٹ و مگ کہاں قرآن و

سنت کے حوالے دیتی ہے؟ یہ بچکانہ باتیں ہیں۔

سوال: اب آپ اس فیصلے کا مستقبل کیا دیکھ رہے ہیں،

کہیں یہ فیصلہ بھی پریم کو رکٹ میں چلتی تو نہیں ہو جائے گا؟

سینیٹر مشتاق احمد خان: بدشماقی سے

جزل ضمیم اسی حق کے درمیں پکجہ ترمیم کر کے فیڈرل شریعت

کو رکٹ کو شوپنگ بنادیا گیا۔ اس ترمیم میں کہا گیا کہ اگر

وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف پریم کو رکٹ میں

کوئی اچھی تھی۔ ذرا سوچنے اجب ایک مرد اس قانون کی آڑ

میں عورت بن کر خواتین کے لئے یہ نہیں ہوتا۔ باقی عادتوں میں

جب تک عدالت خود نہ ہے نہ دے کوئی عدالتی فیصلہ جو

ذیریں عدالت کا ہو ہے نہیں ہوتا۔ لیکن وفاقی شرعی

عدالت کے ساتھ یہ ظلم کر دیا گیا۔ اب میں آپ کے تو سط

ضننگاً (طاہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً» (طہ: 124) اور جس نے میری یاد سے اعراض

چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

«وَمَنْ أَغْرَضَ عَنِ الْحُكْمِ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضئلاً

کیا تو یقیناً اُس کے لیے ہوگی (دنیا کی) زندگی بہت سُچی و ملی“
یعنی جو میری نافرمانی کریں گے تباہ حال معیشت ان کا
مقدار ہن جائے گی تو وہ آج ہمارا مقدر نہیں ہوئی ہے۔

سوال: دفاقتی شرعی عدالت کا سود کے خلاف جب فیصلہ آیا تھا تو ہم اسی فور میری بڑے پیامید تھے کہ ہو سکتا ہے کہ پاکستان کی اکاؤنٹی کو حوالے سے اچھے دنوں کا آغاز ہو جائے تک رسائل کی طبقہ ہی ہے کہ آئین اور قانون پر تحریک طریقے سے عمل درآمد ہو۔ یہ ہماری قومی ضرورت بھی ہے، ورنہ اگر آئین اور قانون کے ساتھ کھلوڑ ہوتا رہا تو خدا خواست پاکستان کسی بڑے ساخن سے دوچار ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں بڑی افرادی ہے، انتشار ہے۔ قرآن مجید کا صاف حکم ہے: «يَا هُنَّا الَّذِينَ أَمْنَوْا لَهُمْ تَقْوَلُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ ④ كَيْنُورْ مَقْتَأً عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقْوَلُوا مَا لَا تَعْلَمُونَ ⑤» (الافق) ”اسے مسلمانوں تم کیوں کہتے ہو وہ جو کرتے نہیں ہو؟ بڑی شدید بے ذرا ہی کی بات ہے اللہ کے نزد یہ کہتم وہ کہ جو تم کرتے نہیں۔“

ہم نے آئین کے اندر بڑے بڑے دعوے کیے ہوئے ہیں کہ پاکستان میں اسی معیشت ہوگی، ایسی معاشرت ہو گی، یہاں عدل ہوگا، انصاف ہوگا، دعوے تو یہ میں لیکن درحقیقت لیکہ ہو رہا ہے اور مجھے یاد ہے کہ گزشتہ سال وفاق ہائے صنعت و تجارت کے کرایپی میں پروگرام میں جہاں ہر کہت فکر کے لوگ آئے ہوئے تھے، حکومت نہ مانندے بھی موجود تھے، اسحاق ڈار صاحب بھی موجود تھے اور وہاں سینیٹ میں کے گورنر کے ہوڑے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ہم اس فیصلے پر عمل درآمد کریں گے۔ اب اگر اپنے اس دعوے پر انہوں نے عمل درآمد نہیں کیا تو انہیں چاہیے کہ ذرا سوچیں تو سکی اگلی آیت کیا کہ مردی ہے: «كَيْنُورْ مَقْتَأً عِنْدَ اللَّهِ» اللہ کے نزد یہ کہتم یہ بہت ہی غضب کو ہم کا نے والی بات ہے۔ لبذا اللہ کا غضب تو ہمیں نظر آ رہا ہے۔

بہت سے لوگ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ عملی طور پر ذیافت کرچکے ہیں بس ظاہر نہیں کیا جا رہا۔ کچھ عارضی سہارے لے ہوئے ہیں۔ لیکن بہت ہی خطناک دور اسے پر اس وقت ہم کھڑے ہیں۔ اگر ہم نے توبہ نہ کی اور اپنی سست کو درست نہ کیا، ہم کبھی اور خواص بھی فکر مند نہ ہوئے تو کسی بڑی تباہی سے کوئی چیز روکنے والی نہیں ہے اس لیے کہ ہر طرح کی تباہی کو ہم خود دوخت دے رہے ہیں۔

حافظ عاطف وحید: جہاں تک میرے علم میں ہے پارلیمنٹ کی طرف سے جو بل یا مسودہ اسلامی نظریاتی کو نسل کو بھیجا جاتا ہے وہ صرف اسی پارلیمنٹ کو اس چیز کا پابند نہیں بناتے کہ آپ قانون سازی کرنے سے پہلے اسلامی نظریاتی کو نسل سے مشاورت کر لیں؟

ڈاکٹر فریدا حمدپرacha: جہاں تک میرے علم میں ہے پارلیمنٹ کی طرف سے جو بل یا مسودہ اسلامی نظریاتی کو نسل کو بھیجا جاتا ہے وہ صرف اسی پارلیمنٹ رائے دیتی ہے یا نظر ثانی کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ پارلیمنٹ کی صوابید پر ہے کہ وہ اسلامی نظریاتی کو نسل کو بھیجے یا نہ بھیجے۔ حالانکہ یہ معاملہ اس کے برکت ہونا چاہیے کہ جو بھی مل یا ترمیم آئے اس کو سب سے پہلے اسلامی نظریاتی کو نسل کے ذیکر سے گزارا جانا چاہیے، اگر اس کی طرف سے کوئی سفارشات آتی ہیں تو ان پر عمل درآمد کے لیے بھی باقاعدہ کوئی نظام ہونا چاہیے جو اس کے لیے اس کی سفارشات کو اٹھا کر الماریوں میں بند کر دیا جائے۔

سینکڑوں معاملات میں جن کے اوپر اسلامی نظریاتی کو نسل نے اپنی سفارشات دی ہوئی ہیں اور وہ صرف لبریز پیچ کے طور پر لاہریوں اور الماریوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ اصل میں کچھ کھلونے دے کر بھیں بہلا جا رہا ہے۔

صرف اتنا ہوتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کو نسل کی روپرتوں کو لا کر اسی ممبران کے سامنے نیبل پر بندل کی صورت میں رکھ دیا جاتا ہے، پسکر صاحب کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہ روپرتوں میں، نہ کوئی ان روپرتوں کو دیکھتا ہے نہ پڑھتا ہے، پوری اسکلی میں سے وہ بارہ ممبران ہوں گے جو ان روپرتوں کو ساتھ لے جاتے ہوں گے ورنہ وہیں نیبل پر پڑی رہتی ہیں اور اگلے دن واپس الماریوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ صورتحال ہے۔

سوال: پاکستان معاشری لحاظ سے بیرونی قرضوں اور آئینہ ایف کے پھل میں پھنسا ہوا ہے، دوسری طرف مغرب ہمارے خاندانی اور معاشرتی نظام پر جملے کر رہا ہے، اس ساری صورتحال سے نکلے کا حل کیا ہے؟

ڈاکٹر فریدا حمدپرacha: معیشت کی تباہی اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ 1.6 ملین ڈارالینے کے لیے ترپ قیمتیں کہاں سے پہنچاوے؟ بھلیکی کس قدر بڑھ گئی، IMF بھی کوئی اسی شرط نہیں رکھتا کہ اشرافی کو جو مراعات دی جا رہی ہیں ان پر بھی کوئی قدر عن لگائی جائے یا ان سے بھی زیادہ نیکس لیا جائے۔ بدقتی سے صرف عوام کا خون پسینے نچوڑ جاتا ہے۔ اشرافی کو پڑوں، بھلیکی، گیس، پڑوں کی مفت مل رہی ہے، ان کی عیاشیاں ختم نہیں ہو رہیں، مبتنی مبتنی گاہزیاں ان کے لیے آرہی ہیں۔ آپ نے سودی نظام بھی جاری رکھا، آپ نے ظالمانہ نیکس بھی غرب عوام پر بڑھا دیے، آپ نے معاشرتی فرق کو بھی تقویت دی، آپ نے ایسے طبقہ کو مسلط کر دیا جو کرپٹ اور عیاش ہے تو پھر معیشت کیسے شیک ہوگی۔ جب تک نہیں ہو گا جو قرآن پاک نے ارشاد فرمایا:

«وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرْبَىٰ أَمْنُوا وَأَتَقْوَلَّا لَفَتَحْتَنَا عَلَيْهِمْ بَرْكَتٌ قِنَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ» (الاعراف: 96) ”اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ کی روشن اختیار کرتے تو ہم ان پر کھول دیتے آسمانوں اور زمین کی رکنیں۔“

وہ برکتوں کے دروازے نہیں کھل رہے اس وجہ سے کہ ہم بغایت کے راستے پر جا رہے ہیں۔

✿✿✿

قارئین پر گرام ”زمان گواہ ہے“ کی دلیل یوں حکیم اسلامی کی دیوب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

جیسے تھوڑی دیر پہلے سینئر صاحب فرمائے تھے کہ اپنی جگہ اسلامی نظریاتی کو نسل بھی اور وفاقي شرعی عدالت بھی بہت اہم ادارے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ صحیح معاملہ کیا جائے تو پاکستان کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو کسی بڑے دھکے کے بغیر اسلامی معیشت اور اسلامی معاشرت کی شہراہ پر لایا جائے تو اس کا طریقہ ہی ہے کہ آئین اور قانون پر تحریک طریقے سے عمل درآمد ہو۔ یہ ہماری قومی ضرورت بھی ہے، ورنہ اگر آئین اور قانون کے ساتھ کھلوڑ ہوتا رہا تو خدا خواست پاکستان کسی بڑے ساخن سے دوچار ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں بڑی افرادی ہے، انتشار ہے۔ قرآن مجید کا صاف حکم ہے:

『يَا هُنَّا الَّذِينَ أَمْنُوا لَهُمْ تَقْوَلُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ ④ كَيْنُورْ مَقْتَأً عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقْوَلُوا مَا لَا تَعْلَمُونَ ⑤』 (الافق) ”اے مسلمانوں تم کیوں کہتے ہو؟ بڑی شدید بے ذرا ہی کی بات ہے۔ تھکیل دی گئی تھی جس کے چیزیں احراق ڈار صاحب بنے تھے۔ کیا آپ کسی شبث پیش رفت کی امید ہے؟

ڈاکٹر فریدا حمدپرacha: کوئی کام نہیں ہوا، کوئی قدم آگئے نہیں بڑھا۔ جب کسی مسئلہ کو نالا ہو تو کہیں بنا دی جاتی ہے۔ جب پہلی کمیٹی بنی تھی تو اس وقت ہم علماء سے طلب نہ ہیکی کہ حکومت سخیہ نہیں ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب نے کہا کہ ایک طرف میٹ میں فیصلے کے خلاف اپلی میں جا رہا ہے، حکومت اس کو روک نہیں رہی اور دوسری طرف ناٹک فورس بنا کر ہمیں بہلا یا جا رہا ہے۔ سیکھ بعد کی سینئر گمینی کا بھی ہوا۔ صورتحال مایوس کرنے کے۔

سوال: آئین میں ایسی ترمیم کرنے کی جب ضرورت پیش آتی ہے تو کیا ہم اپنی پارلیمنٹ کو اس چیز کا پابند نہیں بناتے کہ آپ قانون سازی کرنے سے پہلے اسلامی نظریاتی کو نسل سے مشاورت کر لیں؟

حافظ عاطف وحید: جہاں تک میرے علم میں ہے پارلیمنٹ کی طرف سے جو بل یا مسودہ اسلامی نظریاتی کو نسل کو بھیجا جاتا ہے وہ صرف اسی پارلیمنٹ رائے دیتی ہے یا نظر ثانی کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ پارلیمنٹ کی صوابید پر ہے کہ وہ اسلامی نظریاتی کو نسل کو بھیجے یا نہ بھیجے۔ حالانکہ یہ معاملہ اس کے برکت ہونا چاہیے کہ جو بھی مل یا ترمیم آئے اس کو سب سے پہلے اسلامی نظریاتی کو نسل کے ذیکر سے گزارا جانا چاہیے، اگر اس کی طرف سے کوئی سفارشات آتی ہیں تو ان پر عمل درآمد کے لیے بھی باقاعدہ کوئی نظام ہونا چاہیے جو اس کے لیے اس کی سفارشات کو اٹھا کر الماریوں میں بند کر دیا جائے۔

سینکڑوں معاملات میں جن کے اوپر اسلامی نظریاتی کو نسل نے اپنی سفارشات دی ہوئی ہیں اور وہ صرف لبریز پیچ کے طور پر لاہریوں اور الماریوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ اصل میں کچھ کھلونے دے کر بھیں بہلا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر فریدا حمدپرacha: آئینی لحاظ سے حکومت پابند ہے کہ اسلامی نظریاتی کو نسل کی روپرتوں پر اسے بخوبی بحث کرے اور اس پر عمل درآمد کی روپرٹ دے۔ لیکن

اسلام میں امانت داری کی تلقین

ولا نامان الله

اسلام میں امانت داری کی بڑی اہمیت ہے۔ جو
دار خوبیں وہ مومن نہیں۔ شریعت نے ہر باب اور
میں خیانت سے منع فرمایا ہے۔ وہ تمام حقوق جن کی
وت و گبادی اشت کا انسان پائندنا یا گیا ہے خواہ اللہ تعالیٰ
وقت ہوں یا بندوں کے۔ تمام شرعی احکام، اللہ تعالیٰ
نت ہیں جن کا بوجھ انسانوں نے اٹھایا ہے۔
اللی کافرمان سے:

"ہم نے اپنی امانت کو آسانوں، زمین اور پہاڑوں پر پھیش کیا لیکن سب نے اس کے اختحانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انہاں نے اسے اخالیا، بے شک وہ بڑا ہی ظالم اور جاہل تھا۔ (الْأَزْوَاج: 72)

یہاں امانت سے احکام شریعت مراد ہیں۔ لہذا جس نے
شرعی پابندی کا پورا پورا الحافظ کیا وہ عظیم اجر و ثواب سے ہے
ورہو اور جس نے ظاہراً تسلیم کیا مگر دل سے نہ مانا اور جس
نے ظاہری اور باطنی دونوں طریقوں سے شرعی احکام کا
انکار کیا، غلطلت بر قی وہ منافق و کافر قرار دیا گیا۔ سورہ
احزاب کی آخری آیت میں امانت الٰی یعنی شرعی احکام کی
پابندی کرنے والے مومنین و مومنات کے لیے بشارت
اور مناقیب و منافقات اور مشرکین و مشرکات کے لیے
ایے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے خوف کھانا چاہئے اسی طرح گھر
کا صد مدارے اسے گھر میں ملانت دار ہے اور کہا جائے اسی

الله کے بندو! جس طرح عباداتِ الہی، اللہ تعالیٰ کی امانت ذمہ داریوں کے متعلق سوال کیا جائے گا؟

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي الْأَنْفُسِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ مَمْكُمْ أَنْ تَوَدُّوا الْأَمْنِيَّتِ إِلَى أَهْلِهَا (النَّاسَاءः ٥٨)

الله تعالیٰ ہیں نا یقینی م وحیا ہے لہمات و اونوں ی
ان سے یوب اور راز و رازہ امور کی امامت ہیں۔
ماستیں انہیں پرچھ جاؤ!

ہر کوئی امانت دار ہے اور اس پر عاکِ ذمہ دار یاں، امانت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”تمہارے ساتھ احمد، فرمائنا تر رکھیں۔“

ایسے اپنے احسان میں مدرس پریمیوں میں مدرس میں اسے پڑھتے پہنچاتے رہتے۔ اس سے اس کے ساتھ اداکرو، اور جس نے تم سے خیانت کی ہے، اس کے ساتھ تم خیانت مت کرو۔” (ابوداؤد) ایک اہم امامت ہے اور اس میں کوتاہی کرنے والا عند اللہ

اس کی خیانت کا گناہ اس کے سر ہے، تمہاری امانت داری کا بھائی جو مشمول کاری اور نامہ کا تھا۔

بہت وردہ ندانی خلافت لاہور 22 ذوالقعدہ 1444ھ / 12 جون 2023ء

جو کچھ اس نے لیا ہے اسے ادا کر دے۔ لہذا ہر شخص اپنے واجبات و فرائض اور بطور امانت رکھی گئی چیزوں کی ادا میں کا از حد طلاق کرے اور خیاتوں سے پرہیز کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ تمام حضرات و خواتین کو خیر خواہ اور امین بناتے ہیں۔ آمين۔

اسلامی بھائیو! امانت کی ضد خیانت ہے اور جس طرح اللہ سبحان و تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کا تاکیدی حکم فرمایا ہے اسی طرح اللہ اور رسول نے خیانتوں سے بھی باز رہنے کی حقیقتی سے ممانعت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والوں نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔" (الانفال: 27)

یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی اور اللہ کی الہیت اور رسول کی رسالت کے تقاضوں کی تکمیل میں کسی قسم کی خیانت بدھعبدی کو رہ نہ دو اور اسی طرح تم اپنے درمیان ایک دوسرے کے حقوق اور اموال وغیرہ امانتوں کے اندر بھی خیانت کرو۔ خیانت بیوہ و منافقین کی صفت ہے۔

سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمُنَهُ لَا يُؤْتُهُ إِلَيْكُ
إِلَّا مَذْمُتُ عَلَيْهِ قَاتِلًا** (آیٰ عمران: 75)

اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تو انہیں ایک
دینا رکھی امانت دے تو تجھے ادا نہ کریں، ہاں یہ اور بات
کہ تو اس کے سر بری کو کھڑا رہے۔“

میں یہود اور ان کی خیانت بیان کی گئی ہے۔ حدیث

شریف میں آیا ہے:

منافق لی میں نشانیاں ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ

کما جنرال امانت دار نامہجاں تو خانست کر

جائے۔“ (مفتون علیہ)

حیفہت یہ ہے کہ امانت میں خیانت سم ہے اور عالم کی
دعا میں لاش تسلی کا مقابلہ ہے۔ یعنی خوبی سے آتا ہے اور کوئی

تو یہ کرے اور حق وائے کا حق ادا کرے۔ صحیح بخاری و مسلم

میں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے

نہ آخری زمانہ کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی

جتنی بھی کہ لوگوں کے سینوں سے امانتیں حتم کر دی جائیں

15

تنظيم اسلامی کی انسدادِ سود کی جدوجہد کی رواداد (گزشتہ سے پیوست)

از حافظ عاطف وحید

☆ اس درخواست کے جواب میں 17 اگست 2012ء کو فیڈرل شریعت کورٹ کی جانب سے یہ جواب صول ہوا کہ چوں کہ درخواست گزار منذر کرہ بالائیں میں ایک "پارٹی" نہیں ہے اور چوں کہ یہ درخواست فیڈرل شریعت کورٹ کے 1981ء Procedure کے مطابق نہیں، اس لیے یہ درخواست رد کی جاتی ہے۔

☆ اس جواب کے موصول ہونے پر 28 جولائی 2013ء، تنظیم اسلامی کی جانب ہی سے ایک دوسری درخواست بعنوان "Petition under article 203-D of the Constitution of Pakistan 1973" دائر کی گئی جو کہ ایک آئینی درخواست تھی جو فیڈرل 34-CPC/ Interest being against the injunction of Islam کے تحت تھی۔ اس درخواست میں پاکستان کے آئینی شخص اور

ریاست پاکستان کی آئینی ذمہ دار یوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ استدعا کی گئی تھی:

In this spirit that this petition is being filed and the petitioner believes that Allah and Prophet Muhammad (S.A.W) will be pleased with all those who will strive to achieve this noble case and will be displeased who will show reluctant in the matter.

It is therefore, respectfull prayed that a declaration may be made to the effect that interest (Ribah) in all its forms is Haram/prohibited in Islam and the Government of Pakistan may be directed to take prompt measures for the eradication of the evil of (Ribah) interest from the Islamic Republic of Pakistan.

"درخواست گزار یہ درخواست اس یقین کے ساتھ ہیں کہ ربہ کے کالہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ علیہ السلام
ہر اس شخص سے راضی ہوں گے جو اس عظیم مقدمی خاطر جدوجہد کرے گا، اور اس معاملے میں تردد کا
ظہاہرہ کرنے والوں سے ناراض ہوں گے۔ چنانچہ یہ استدعا کی جاتی ہے کہ یہ اعلان کیا جائے کہ
سود (ربو) اپنی تمام صورتوں سمیت اسلام میں حرام ناجائز ہے، اور حکومت پاکستان کو اس بات پر
محبوب کیا جائے کہ وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان سے سود کی اس نحوست کے خاتمے کے لیے بروقت
اقدامات کرے۔" (جاری ہے) (بحوالہ "سود: حرمت، خباشیں، اشکالات"، از حافظ انجینئر نوید احمد)

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 405 دن گزر چکے!

دعائی صحت کی اپیل

☆ ملتان کینٹ کے امیر جناب علیم خان کے چھوٹے بیٹے کی ناگ کافر پر ہو گیا ہے۔

برائے پیار پری: 0301-7537007

اللہ تعالیٰ ان کو شفایے کامل عاجل مسمت و عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقہ و احباب سے بھی ان کے لیے
دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اللّٰهُمَّ أَدْهِبْ الْجَنَّاسَ رَبَّ التَّائِسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِ لِإِلَيْشَفَاؤَكْ شَفَاؤَلَا يَغَادِرْ سَقَمًا

امانت داری موجود ہے وہ برے اعمال اور بُصیٰ کے سبب رفتہ رفتہ زائل ہو جائے گی۔ جب نور امانت زائل ہو گا تو اس کی جگہ سیاہی آئے گی، پھر سیاہی کے بعد سیاہی مزید کھربی ہوتی جائے گی، پھر تو امانت دار خلاش کرتے سے بھی نہ ملے گا۔ بیہاں تک کہ خیر اور ایمان سے محروم لوگ ہی لا تائش اورقابل تعریف نہ ہیں گے۔
عین میں عمران بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”سب سے بہتر زمانہ میرا ہے، پھر میرے بعد والوں کا، پھر ان کے بعد والوں کا۔ عمران بن حسین کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ دو بار فرمایا تین بار۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو بلا طلب کے گواہ بنائیں گے، خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں رہیں گے۔ نذریں اور نیشن مانیں گے، لیکن انہیں پورا نہ کریں گے اور ان میں موتا پاکا ہو جائے گا۔“

دعائی مغفرت اللہ ولی اللہ بخون

☆ ملتان شاہی کے ملزم رفیق طاہر یوسف والدہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0333-6284560:

☆ حلقہ پنجاب پیغمبر، چوال کے مبتدی رفیق محمد عبدالرزاق کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0300-5477847:

☆ حلقہ نبیر پختونخوا جنوبی، مردانہ کے رفیق محترم محمد سلیمان خان کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0301-7191790:

☆ حلقہ فیصل آباد کے مقامی امیر ثوبہ نیک سنگھ حافظ محمد شفیق کے چھوٹے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0321-6569372:

☆ حلقہ فیصل آباد کے نقیب اسرہ عمران انجم کی پھوپھی وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0303-4446054:

☆ فیصل آباد شاہی کے مبتدی رفیق عثمان خان کے سرفرازات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0322-6019230:

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس مانگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ وَ اذْخُلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَ حَسِبْهُمْ حَسَابًا يَسِيرًا

امیریتِ اسلامی کی چیڈہ چیڈہ مصروفیات

(11 تا 22 مئی 2023ء)

جمعہ (11-مئی) کو صبح رجوع الی اقرآن کورس کے شرکاء سے گفتگو کی۔ بعد ازاں

شعبہ نظمت اور ابتو و قانونی امور سے مینگنگ کیں۔ قرآن اکیدی لامہور میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر نائب ناظم اعلیٰ شرقی زون کے ہمراہ حلقہ سرگودھا کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ سیال موز پر امیر حلقہ اور مقامی امراء نے امیر محترم کو خوش آمدید کیا۔ اسی مقام پر شرقی نظمت کے مبتدی رفیق ڈاکٹر محمد شریف صاحب کے ہبھتاں، سلطان میڈیکل کمپلیکس کی ماحقہ مسجد میں بعد نماز مغرب "محبت رسول ﷺ" کے عملی تقاضے کے موضوع پر خطاب فرمایا، جس میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ رات 10:30 بجے اسرہ 90 جنوبی روائی ہوتی۔ یہاں پر نیتیب اسرہ عثمان اکرم گل صاحب کے ہاں قیام کیا۔

بغتہ (12-مئی) کو مکری اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (12-مئی) کو قرآن اکیدی ڈیپنس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ شام کر حلقہ آرائشیر کے دورہ کے لیے اسلام آباد پہنچ۔ رات ڈاکٹر امیر اختر خان صاحب کے ہاں قیام کیا۔

بغتہ (13-مئی) کو اسلام آباد سے مکری ایوان صحافت مظفر آباد پہنچ۔ چونکہ

امیر محترم کو صحافی حضرات کی طرف سے مدعا کیا گیا تھا، اس لیے ان کی بڑی تعداد پہلے سے منتظر تھی۔ انہوں نے اس نو تعمیر شدہ عمارت میں مختلف علمی شخصیات کے پیغمبر نے شروع کرنے کا طے کیا تھا۔ اس مقصد کے لیے امیر محترم وہ پہلی شخصیت ہیں جن کو پہلی دفعہ یہاں پر خطاب کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ طے شدہ وقت کے مطابق (تقریباً 12 بجے دن) امیر محترم نے "موجودہ مسائل اور ہمارا کردار" کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست بھی ہوتی۔ بعد نماز مغرب رائل کامپنیٹ ہول میں موجودہ صورت حال پر سورۃ الانفال کی آیات 24 تا 29 کی روشنی میں اجتماع عام سے مددل خطاب فرمایا۔

اوار (14-مئی) کو صبح 08:00 بجے کالیہ الدعۃ الاسلامیہ چبلہ باندی میں

"اعلیٰ ترین سودا" کے عنوان سے درس قرآن دیا، جس میں ادارے کے طلب، اسٹادہ اور معززین نے شرکت کی۔ سوال و جواب کے ذریعے قرآن مجید کے مختلف مقامات کی وضاحت فرمائی اور درس کے اختتام پر سامعین اور طلبہ سے باقاعدہ ملاقات کی اور ان کا تعارف حاصل کیا۔ بعد ازاں امیر محترم کو ادارہ کے مختلف شعبوں کا visit کرایا گیا۔ انہوں نے مہماں کی کتاب میں اپنے تاثرات پر رقم کیے اور مناظر TV کے لیے مختصر انترو یو بھی دیا۔

ای روز 10 بجے مسجد عمر بن خطاب میں رفقاء نظم سے ملاقات کی۔ امیر حلقہ

نے نظم کا تعارف کر دیا۔ نئے شامل ہونے والے رفقاء کا امیر محترم نے تعارف حاصل کیا۔

اس کے بعد سوال و جواب ہوئے اور نئے شامل ہونے والے رفقاء سے بیعت منورہ لی گئی۔ اکثر رفقاء نے تجدید بیعت بھی کی۔ کھانے اور نماز ظہر کے بعد حلقہ کے ذمہ داران

سے خصوصی ملاقات کی جو 15:02 بجے تک جاری رہی۔ ناظم اعلیٰ، نائب ناظم اعلیٰ اور امیر حلقہ اس دوران امیر محترم کے ساتھ رہے۔ نائب امیر سے نظمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

جمعہ (15-مئی) کو مکری اسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد ازاں ظہر

شعبہ تربیت کے ارکان سے ملاقات کی اور پھر شعبہ ابتو و قانونی امور سے مینگنگ کی۔



لائن رابطہ رہا۔

حلقة سرگودھا کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام

حلقة سرگودھا کے زیر اہتمام 20 مئی 2023ء، بروز ہفت شمع 30:8 تا گلے روز بعد نماز فجر کے دریں قرآن تک ایک روزہ تربیتی اجتماع کا انعقاد رفاقتہ کا لج جو ہر آباد میں کیا گیا۔ جس میں میانوالی، جوہر آباد اور سرگودھا سے مجموعی طور پر 61 رفقاء اور 15 احباب پر گرام میں شرکت۔ پروگرام کی تفصیل کچھ یوں تھی:

تلاوت قرآن حکیم کی تلاوت و ترجیح کی سعادت میانوالی کے ملتمم رفیق میان عارف محمود نے حاصل کی۔ اس کے بعد مقامی امیر تنظیم غیر عبدالرحمٰن نے "روح و بدن کی جنگ میں کامیابی حاصل کرنے والے" کے موضوع پر سورۃ المؤمنون کی روشنی میں دریں قرآن دیا۔ دریں حدیث بعنوان "تجارت میں چچائی اور دیانتداری"، "تقطیع شرقی کے رفیق طاہر محمود نے دیا۔ اس کے بعد مقامی امیر نور خان نے "فتون سے نکلنے کا واحد راستہ کتاب اللہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔

اس کے بعد چائے اور باہمی ملاقات کے لیے وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد "ملکی سیاست اور تنظیم اسلامی کا موقف" کے موضوع پر رفقاء کو باہمی محترم کا ویڈیو خطاب بذریعہ ملکی میدیا پاریز نیشن وی۔ اس کے بعد نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ "احسان اسلام" بذریعہ ملکی میدیا پاریز نیشن وی۔ اس کے بعد نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

س پہر 4:00 بجے پروگرام کا دوبارہ آغاز کرتے ہوئے حمید اللہ خان نے "کیا

میری سیاسی محنت میری نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے" کے موضوع پر مذاکرہ کروایا۔ مذاکرے کے لیے رفاقتے نے باہمی محترم کی تقریر سے سوالات و جوابات تیار کی تھے۔ مذاکرے کے بعد میانوالی تنظیم کے نقیب اسرد و شفاعة اللہ نے سالان امراء، اتفاقاً و معاونین ریفریشیر کو رس

کے موقع پر امیر محترم کی طرف سے بیان کردہ 13 نقاۃ (تدکیری و اہداف) بیان فرمائے اور رفاقت کو ان کی یادو بانی کروائی۔ نماز عصر کی اوایل کے بعد رفاقتے نے انفرادی تلاوت فرمائی اور نماز مغرب کے بعد قریبی العزیز میر جمال میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب

بعنوان "پاکستان کے مسائل اور ان کا حل" سماعت کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔

خطاب کی سماعت کے بعد ہال میں ہی نماز عشاء ادا کی اور رواپس رفاقتہ کا لج آگئے اور رات آرام فرمایا۔ اگلی صبح نماز فجر امیر محترم کی امامت میں ادا کی، بعد نماز فجر رفاقتے امیر محترم کا "سورۃ الحجّ کی آخری آیت کی روشنی میں" دریں قرآن سماعت فرمایا۔ دریں کے بعد امیر حلقة نے اختتامی کلمات میں اس سہ ماہی تربیتی پروگرام میں پیش کیے گئے موضوعات کو دھرا یا۔ انہوں نے رفاقتہ کو تربیتی اہداف اور کورس کو جلد ایک جملہ کیلئے کرنے،

باتی تعلقات خوٹگوار بنانے اور رحماء بینہم پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب و تشویق دلائی۔ گھر بیو اسرے کے قیام اور احسان اسلام سرکلر کو علی زندگیوں میں لانے کی بھی ترغیب دلائی۔ آخر میں رفاقتہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسنون ذماع کے ساتھ تربیتی پروگرام کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ شرکاء کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے۔ آمين!

(رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشر و اشاعت حلقة سرگودھا)

in a future life, but has also brought practical answers to the problems of this-worldly life. And surely we do need concrete facts. In today's situation of crisis, the call for renewal, change, and progress is heard everywhere. The Prophet Muhammad (SAAW) is the prime example of a personality who understood how to bring about revolutionary progress and build a community of true brotherhood. For example, his address on the occasion of the Farewell Pilgrimage epitomizes the climax of his mission, in which he said: "An Arab has no superiority over a non-Arab, nor has a non-Arab over an Arab. You are all born of Adam, and Adam was made out of clay." This universalism is also depicted subtly in the above cited Qur'anic ayaat; both address all humanity and thus make explicit the fundamental facts shared by all human beings. The role of an important pillar of Islam, Hajj, is also very significant in this context. The spirit of Hajj is the spirit of sacrifice of vanities, dress and personal appearance, pride relating to birth, national origin, accomplishments, work or social status. It signifies the brotherhood of all Muslims, demonstrated in the greatest of all international assemblies. The privileged cast away their arrogance and pride because they know it is a sin to be harsh or scornful to one's bother. In bridging the gap between man and man, forgiveness (which is closely related with taqwa) plays an essential part. Magnanimity is a sign of strength.

Ref: An excerpt from the English translation of the Book by Dr Israr Ahmad (RAA); "The Qur'an and World Peace" [Translated by Dr. Absar Ahmad]

Cordial relations among the nations of the world

The desire for world peace and cordial relations among the nations of the world led to the formation of “League of Nations” in the early part of this century. But it failed miserably and ceased to exist after a few years because of the utterly selfish and inhuman attitude of some of the member countries. The yearning for peace and amicability in international relations persisted and it again resulted in the formation of a world body known as the “United Nations Organization.” It is an open secret, however, that it too has failed to achieve its purpose. Most resolutions passed by the UNO are not implemented in clear defiance of its Charter. Even though it has a prestigious paraphernalia of offices and divisions, its efficacy as a custodian of peace has never been up to the mark.

If we look at the matter from the right perspective, we realize that only Islam can meet the challenge of the time. The failure of peace-making world bodies like the UNO lies in the fact that these cannot possibly offer a ground for treating various national and ethnic groups as equal partners in the community of nations. Islam, on the other hand, gives us two such fundamental concepts which alone can bind the human race in one single totality. It tells us that all human beings living on the surface of this earth come from one primordial pair — Adam and Eve (May Allah’s *SWT* peace and blessing be on them)— and as such they are like members of one family. Again,

the Creator of all is Allah (*SWT*) and as such they are all equal in His sight. White people have no superiority over colored nations, nor have Western nations any ground to boast against the Eastern ones. Islam totally negates all baseless values and attitudes which treat some people as inferior to others in any respect whatsoever.

The contents of verse 13 of Surah Al-Hujurat:

O mankind! We created you from a single (pair of a) male and a female, and made you into nations and tribes, so that you may know each other. Verily the most honored of you in the sight of Allah is (one who is) the most righteous of you.... (*Al-Hujurat 49:13*)

have appeared in reverse order in the first ayah of Surah Al-Nisa thus:

O mankind! Be mindful of your Guardian-Lord Who created you from a single person. Created, of like nature, his mate and from them twain scattered countless men and women. Be mindful of Allah through Whom you demand (your mutual rights), and (be mindful of violating relations based on) the wombs; for Allah ever watches over you. (*Al-Nisa 4:1*)

All our mutual rights and duties, according to Islam, are referred to Allah (*SWT*). We are His creatures; His will is the standard and measure of good, and our duties are measured by our conformity to His Will. The Prophet of Islam (*SAAW*) has not only shown a way to salvation

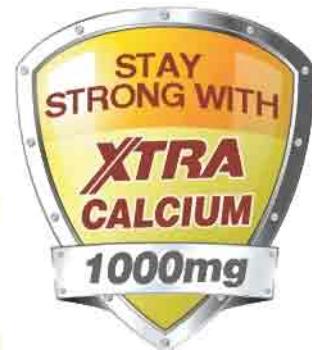
Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000

Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)

**MULTICAL-1000 CONTAINS****XTRA CALCIUM**Takes you away from
Malaise & Fatigue

Sweetened with Aspartame
Aspartame is safe & FDA approved low
calories sweetener



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your
Health
our
Devotion